اشتہار

اس فہرست میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار قرینے سے موجود ہے اور فہرست اسکی ہر ایک شائق کو چھاپے خانے سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ سادہ میں کتب متفرقات دینیہ اردو درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانے سے قدردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہووے۔

کتب متفرقات دینیہ اردو

شمائل احمدی - سراپائے ختم المرسلین کا بیان مؤلفہ جمال الدین حسن خان۔

مثنوی زائرہ - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان۔

دوازدہ مجلس مسمی بہ ریاض الازہار - فی احوال سید الابرار۔ مؤلفہ مولوی وحید الدین محمد جعفری

اسرار کربلا - حالات معرکہ کربلا کے متعلق مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔

مہر نبوت - نعت میں مصنفہ نواب محمد یوسف علی خان ناظم

رموز القرآن - اوقات ... [illegible]

... [illegible]

شرح ستارہ - حالات بہشت و دوزخ و قیامت مؤلفہ مولوی عباس علی۔

قیامت نامہ بہشت نامہ - مؤلفہ مولوی فیاض الحق۔

آثار قیامت

اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت - مترجمہ مولوی فخر الدین۔

مذاق العارفین - ترجمہ احیاء العلوم - کامل چار جلد مترجمہ مولوی بشارت علی خان۔

ہدایۃ الکونین الی شہادت الحسنین مؤلفہ ابوالخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی۔

تحفۂ درود ملقب بہ خیر الکلام - مؤلفہ مولوی منظور احمد

رسالہ کسب الانبیا - مصنفہ مولوی ظہور الحق۔

شجرۂ طیبہ اثنا عشری - اسمائے دوازدہ امام علیہم السلام ... مولوی ہادیعلی خوشنویس الثانی۔

دہ مجلس منظوم - معرکۂ شہادت کربلا علی الترتیب مشہور چودہ مجلس۔

جنگنامۂ کربلا -

دہ مخزن - شہادت کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خان صاحب

مجموعۂ توشۂ عقبی - درود و ظائف اسمائے الٰہی مع خواص و نام ہائے مبارک رسالت پناہی تالیف مولوی محمد عباس۔

مجالس البکا معروف بہ دہ مجلس - مع رسالہ **شط غزا مشہور بہ چہل مجلس** تصنیف نواب سید عطاء اللہ

مجموعۂ نوذونہ نام - شامل چند رسائل ذیل
۱- دعاء مغنی ۲- قصیدۂ بردہ
۳- قصیدہ بانت سعاد ۴- قصیدۂ غوثیہ
۵- دعاء سریانی ۶- قصیدۂ اویس قرنی

منتخب احکام القرآن - حکمی آیات قرآنی مؤلفہ ابراہیم علی خان۔

شرح چہل حدیث - تصنیف میر علی۔

مجموعۂ وفات نامہ و قصیدۂ نعتیہ

بعون عنایت ملک منان و فضل خلاق زمین و زمان

کتاب نادر عنوان مطالب دین کا بیان [illegible] سوم

فضائل الشہور

از تصنیفات عمدۃ المفسرین اسوۃ المحدثین جناب مولوی مفتی عنایت احمد صاحب مبرور تغمدہ اللہ بحبوحۃ الجنان

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بحلیۂ طبع مزین ہوئی

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل اللسان مفتاح الجنان ان شهد بالایمان وسببا للنکب علی النار ان نطق بموجبات الکفران والصلوٰة والسلام علی من ضمن الجنة لمن حفظ ما بین اللحیین وما

بین الرجلین وعلی آله واصحابه الذین تبعهم بلغ الذین اسلے المشرقین والمغربین یہ رسالہ ہی

ایسی بات کے بیان مین کہ جو اوسپر عمل کرے بیشک جنتی ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اُسکے لیے جنت کے ضامن ہین صحیح بخاری مین ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا من یضمن لی ما بین لحییه وما بین رجلیه اضمن له الجنة ترجمہ جو کوئی ضامن ہو میرے لیے

اُس چیز کا جو درمیان دونون کلون اُسکے کے ہی یعنے زبان کا اور اُس چیز کا جو درمیان دونون

پانوٗن اُسکے کے ہی یعنے عضو مخصوص کا مین ضامن ہون اُسکے لیے بہشت کا یعنے جو شخص

اپنی زبان کو محفوظ رکھے اُن گناہون سے جو زبان سے متعلق ہین اور عضو مخصوص کو نگاہ رکھے

اُن گناہون سے جو عضو مخصوص سے متعلق ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ضامن ہین اُسکے لیے بہشت کے اور فی الواقع انھین دونون عضوون کے گناہ بکثرت

واقع ہوتے ہین اور بہت بڑے بڑے گناہ انسے متعلق ہین کفر کہ اکبر الکبائر ہی اکثر ظہور

اسکا زبان سے ہوتا ہی اور کذب غیبت نمیمہ اور بڑے بڑے گناہ زبان ہی سے سرزد ہوتے ہین

زبان کہ اشنع شنائع ہر عضو مخصوص سے صادر ہوتا ہے لواطت اور شنائع اعمال بھی اسی
عضو سے صدور پاتے ہیں اور ان دونوں عضووں کا تھامنا گناہوں سے بہت مشکل ہے بالخصوص زبان کا
بخلاف اور عضووں کے مثلاً ہاتھ کے گناہ ہیں ناحق کسی کو مارنا یا چوری کرنا یا کوئی بات خلاف شرع
لکھنا یا کسی خلاف شرع کام میں مثلاً جوئے میں یا چوپڑ کے پانسے پھینکنے میں ہاتھ چلانا
سو ان گناہوں سے بچنا مشکل نہیں صدہا آدمی ایسے ہونگے کہ ان گناہوں سے محفوظ ہیں
اور ان دونوں عضووں کے گناہوں سے محفوظ بہت کم ہیں بالخصوص زبان کہ اسکے گناہوں کی
تو اکثروں پہر دن رات ورزش رہتی ہے اور ہرگز لوگ زبان کے گناہوں سے محفوظ رہنے کا دھیان
نہیں کرتے حالانکہ وبال انکا بہت بڑا ہے اسی لیے جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اپنی امت پر انکے ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق و رحیم تھے یہ حدیث ارشاد فرمائی اور ان دونوں
عضووں کی محافظت پر جنت کے ضامن ہوئے تاکہ آپ کی ضامنی کے اعتبار پر ان گناہوں سے
جو ان دونوں عضووں سے متعلق ہیں بچیں اور ان عذابوں سے جو ان گناہوں پر موعود ہیں محفوظ
رہیں اور جنت حاصل ہو بہ نظر خیرخواہی برادران مومنین بندہ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا
محمد **عنایت احمد** عفی اللہ الاحد کو مناسب معلوم ہوا کہ شرح اس حدیث کی کرے اور
معاصی متعلقہ ہر دو عضو کو بہ تفصیل لکھے لہذا یہ رسالہ لکھا ہے مشتمل دو باب پر **باب اول** بیان معاصی متعلقہ
بزبان میں **باب دوم** بیان معاصی متعلقہ بعضو مخصوص میں اور موافق مضمون حدیث شریف کے
جسکا ذکر اوپر ہوا اور بھی باین جہت کہ سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں یہ رسالہ تالیف ہوا نام اسکا **ضمان الفردوس** رکھا

باب اول بیان معاصی متعلقہ زبان میں

اس باب میں ایک مقدمہ ہے اور ۱۵ فصلیں **مقدمہ** بیان فوائد خاموشی میں امام احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے ایک حدیث طویل میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے توحید اور نماز اور زکوۃ اور روزہ اور حج اور صدقہ اور تہجد اور جہاد کا ذکر فرما کے ارشاد کیا کہ کہو تو بتادوں

تھین ان سب کی جڑ اور اصل کو معاذ نے کہا ہان ای نبی اللہ کے آپ نے زبان اپنی پکڑ کے فرمایا
کہ اسکو روکے رہو انتہے اس حدیث سے بہت بڑا فائدہ خاموشی کا ثابت ہوا کہ بسبب چپ رہنے کے اور
روکنے زبان کے ایسا نور آدمی کے قلب مین آجاتا ہی کہ اُسکے سبب سے سب عبادات اور ایمان کی باتین
بن پڑتی ہین اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہی
سب اعضا زبان کی تعظیم اور خوشامد کرتے ہین اور کہتے ہین خدا سے ڈرتی رہیو ہمارے معاملے مین ہم تیرے
ساتھ ہین اگر تو سیدھی رہیگی ہم بھی سیدھے رہینگے اور جو تو ٹیڑھی ہوجائیگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجاینگے
انتہے یہ حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ زبان کے روکے رہنے سے سب اعمال درست
ہوجاتے ہین اور زبان کے نہ روکنے سے سب خرابیان لازم آتی ہین بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ آدمی کا بسبب چپ رہنے کے بہتر ہی ساٹھ برس کی عبادت سے یعنے
بیشتر اوقات آدمی کے چپ رہنے مین ساٹھ برس کی عبادت سے زیادہ ثواب ہوتا ہی اور بھی بیہقی نے روایت کی ہی
کہ آپ نے فرمایا ابوذر سے کہ تم لازم پکڑو بہت چپ رہنے کو کہ بہت چپ رہنا شیطان کو دفع کرتا ہی اور امر دین مین
مددگار ہوتا ہی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین پیٹھ پر
بہت ہلکی ہین اور ترازو کے اعمال مین بہت بھاری بہت چپ رہنا اور خوش خلقی قسم ہی اُس ذات پاک کی
کہ میری جان اُسکے اختیار مین ہی خلائق نے ان دونون کے مانند کوئی عمل نہین کیا ف پیٹھ پر
ہلکے سے یہ مراد ہی کہ کرنے مین کچھ بوجھ نہین پڑتا کرنا اُنکا دشوار نہین امام احمد اور ترمذی اور دارمی اور
بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صمت نجا یعنے جو شخص چپ رہا
نجات پاوے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ کلام کی چار قسمین ہین ایک وہ
کہ جسمین بالکل ضرر ہی اور کچھ منفعت نہین اور ایک وہ جسمین نہ ضرر ہی نہ منفعت ہی اور ایک وہ جسمین کچھ
ضرر ہی اور کچھ منفعت اور ایک وہ جسمین بالکل منفعت ہی اور کچھ ضرر نہین سو جس کلام مین کہ بالکل ضرر ہو
اور کچھ منفعت نہو اُس سے تو بچنا ہی چاہیے اور جس کلام مین کچھ منفعت اور کچھ ضرر ہو اُس سے بھی پرہیز کرنا
چاہیے اسواسطے کہ دفع ضرر مقدم ہی حاصل کرنے منفعت پر ایک آدمی کو ایک جگہہ پر کچھ روپیہ ملنے والا اور کچھ بے عزتی کی

[حاشیہ:]
۲ ح حت ف ۲
۳ ح حفظ ف ۲
۵ ح حت ف ۲
۶ ح حت ف ۲
نقل از لطیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ در شرح حدیث من صمت نجا ۱۲

[دستی حاشیہ:] [illegible]

بات بھی ہونے والی ہو تو عاقل آدمی ہرگز اس بات کو پسند نہ کریگا کہ بخیال نفع ملنے روپے کے ضرر یعنے بے عزتی اوٹھاوے اور تیسری قسم سے بھی احتراز چاہیے اسواسطے کہ جس امر مین نہ نفع ہو نہ ضرر وہ ازقبیل فضولیات ولغویات ہے ہر عاقل آدمی کو فضولیات اور لغویات سے بچنا چاہیے کہ ناحق تضییع اوقات ہے اور آخرت مین ہر کلمے کا حساب دینا پڑیگا پس ایک قسم کلام کی باقی رہی یعنے وہ جسمین بالکل منفعت ہو اور ضرر ذرہ بھر نہو اور جب تین حصہ کلام کے بُرے ٹھہرے صرف ایک حصہ ہی اچھا ٹھہرا تو خیال کرنا چاہیے کہ صورت نجات کی اسی مین ہے کہ آدمی اکثر خاموش رہے اور بے ضرورت ہرگز کلام نہ کرے شرح السنة مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ برا بول اوٹھتا ہے اور وہ نہین جانتا مقدار اُس کلمہ کی یعنے کچھ اسکی حقیقت نہین جانتا اور یہ نہین سمجھتا کہ مجھے اس کلمہ کے سبب سے کتنا گناہ ہوگا اور اللہ تعالی اُس کلمہ کے سبب سے اُسپر غضب اپنا قیامت تک لکھ لیتا ہے پس جبکہ زبان سے کلمات کا یہ حال ہے کہ بعضے کلمات سے کہ آدمی سہل وضع پر کہہ گذرتا ہے ہمیشہ کے لیے مغضوب الٰہی ہوجاتا ہے آدمی کو چاہیے کہ زبان کو محفوظ رکھے اور جبکہ بڑے بڑے گناہ جنکے سبب سے آدمی جہنمی اور مستوجب عذاب شدید ہوتا ہے جیسے کفر غیبت چغل خوری جھوٹ زبان سے سرزد ہوتے ہین تو صورت نجات کی یہی ہے کہ آدمی زبان کو روکے رہے اور کلام کم کرے اور اکثر چپ رہے جو شخص زبان کو نہ روکیگا اور اکثر چپ نہ رہیگا بے شک یہ گناہ اُس سے واقع ہونگے پس نجات کی صورت خاموشی ہی ہے صائب کا شعر اس مضمون مین خوب ہے **شعر**

بطبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید ✤ خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

فصل اول غیبت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرہتموہ ترجمہ اور غیبت نہ کرین بعضے تم مین سے بعضون کی کیا پسند کرتا ہے کوئی تم مین سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوے کا سو گھن آئے تمکو اس سے **ف** اس آیت سے بہت برائی غیبت کہنے والے کی ثابت ہوتی ہے کہ خداے تعالے نے مردار خوار ٹھہرایا اور مردار خوارون مین بھی بہت بڑی قسم کہ اپنے مرے ہوے

بھائی کا گوشت کھاوے خداے تعالے سب مسلمانون کو اس سے بچنے کی توفیق دے بیہقی نے روایت
کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ
کس طرح غیبت زیادہ بُری ہی زنا سے آپ نے فرمایا آدمی جو زنا کرتا ہی پھر توبہ کرتا ہی خدا اُسے بخش دیتا ہی
اور غیبت کرنے والا بخشا نہین جاتا جب تک کہ وہ نہ بخشے جسکی غیبت کی ہی یعنے غیبت حق العبد ہی اور حق العبد
کے گناہون مین یہ بڑی دشواری کی بات ہی کہ جب تک صاحب حق نہ بخشے بخشے نہین جاتے اور ابو داؤد نے
روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کو گذرا مین کچھ لوگون پر کہ ناخن اُنکے
تانبے کے تھے اور وہ اپنے مونہون کو اپنے ناخنون سے کھسوٹتے تھے مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ
کون لوگ ہین اونھون نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین جو کھاتے ہین گوشت آدمیون کا اور پڑتے ہین اُنکی آبرو مین
یعنے غیبت کرتے ہین اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ دو شخصون نے نماز ظہر
یا عصر کی پڑھی اور وہ دونون روزہ دار تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے آپ نے فرمایا
کہ تم وضو پھر کرو اور نماز پھر پڑھو اور یہ روزہ تو اپنا قائم رکھو مگر اسکے بدلے ایک روزہ اور رکھیو اُن دونون نے
عرض کیا کہ کیون یارسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تمنے فلانے کی غیبت کی انتہے اس حدیث سے بھی بہت بُرائی
غیبت کی متحقق ہوئی ہی کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب غیبت کرنے کے اعادہ وضو و نماز و روزہ کا
حکم فرمایا اور اسی سبب سے فقہا اس بات کے قائل ہین کہ غیبت کرنے سے وضو مکروہ ہوجاتا ہی اور روزہ بھی
اشد مکروہ ہوجاتا ہی اُسی وضو مکروہ سے چونکہ اُن دونون نے نماز پڑھی اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اعادہ نماز کا بھی حکم فرمایا اور سفیان ثوری کہ مجتہدین مین سے ہین اس بات کے قائل ہین کہ غیبت سے
روزہ بالکل ٹوٹ جاتا ہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا
جانتے ہو کہ غیبت کسے کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور رسول اُسکا خوب جانتا ہی آپ نے فرمایا
کہ غیبت اسے کہتے ہین کہ اپنے مسلمان بھائی کے پیچھے ایسی بات بیان کرے کہ جو اُسکے سامنے ذکر کرے
تو وہ بُرا مانے کسی نے کہا یارسول اللہ اگر وہ بات اُسمین ہو آپ نے فرمایا کہ وہ بات اُسمین ہو تب ہی تو
غیبت ہی اور جو نہو تو بہتان ہی ف اکثر آدمیون کو گمان یہ ہوتا ہی کہ غیبت اسی کو کہتے ہین کہ پیچھے کسی

بیان حقیقت غیبت

مسلمان کے کچھ برائی اُسکی جھوٹی کرے سو یہ بات غلط ہی جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہوا حقیقت غیبت کی اتنی ہی ہی کہ پیچھے مسلمان بھائی کے کوئی وصف اُسکا ایسا بیان کرے کہ جو اُسکے سامنے بیان کرے تو وہ بُرا مانے مثلاً اگر ایک شخص حقیقت مین کانا ہو اگر کوئی شخص بر رو اُسکے کانا کہیگا تو وہ بُرا مانیگا پس جو آدمی پیچھے اُسے کانا کہے غیبت ہو جائیگی جھوٹ ہونا اُس وصف کا شرط نہین ہی اگر جھوٹی بات کہیگا تو علاوہ اس بات کے کہ ایک مسلمان کے پیچھے اُسکی بُرائی کی گناہ افترا اور بہتان کا بھی اُسکے ذمے عائد ہوگا مسئلہ اگر کوئی شخص کسی کی غیبت مین کہے کہ فلانے کا گھوڑا ایسا ہی جیسا کہ گدھا یا مکان ایسا ہی جیسا پاخانہ یا بیٹا اُسکا بہت چہلا بے ادب ہی یا باپ اُسکا بہت بدخو ہی تو اسمین بھی غیبت ہو جائیگی اسواسطے کہ غیبت جسطرح آدمی کی ذاتی اوصاف سے ہوتی ہی اُسکے لگاؤ کی چیزون کے اوصاف سے بھی ہوتی ہی جب کوئی ایسا وصف بیان کرے کہ اگر اُسکے سامنے کہے وہ بُرا مانے بلکہ اس قسم مین کبھی ایک غیبت مین دو غیبتین ہو جاتی ہین مثلاً اگر زید کے باپ کی بُرائی کی یا بیٹے کی اور وہ دونون مسلمان ہین اور لوگ اُنکو اُسوقت متعین جان لین تو یہ غیبت زید کی بھی ہوئی اور اسکے باپ یا بیٹے کی بھی ہوئی مسئلہ جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہی اشارے سے بھی ہوتی ہی مثلاً اگر کسی کا نام لیکر ایک آنکھ بند کرے اس اشارے کے لیے کہ وہ کانا ہی یا ہاتھون سے اشارہ کرے اُسکے ٹھنگنے ہونے کا یا موٹے ہونے کا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو بُرا مانے یہ غیبت ہو جائیگی ابن ابی الدنیا[۱۳] اور ابن مردویہ نے روایت کی ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک عورت کے ٹھنگنے ہونے کا ہاتھون سے اشارہ کیا آپ نے فرمایا قد اغتبتہا یعنے تمنے اُسکی غیبت کی مسئلہ غیبت قلم سے بھی لکھنا جائز نہین خواہ خط مین لکھے خواہ کتاب مین اسواسطے کہ القلم احد اللسانین یعنے قلم بھی ایک زبان ہی مسئلہ غیبت کا سننا بھی جائز نہین سننے والا بھی شریک غیبت مین ہو جاتا ہی سننے والے کو چاہیے کہ غیبت کرنے والے کو صاف منع کر دے کہ منع کرنا موجب ثواب ہی اور نہ روکنا موجب عذاب امام احمد[۱۴] اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روک دے اللہ تعالے پر حق ہی کہ اُسکو دوزخ سے آزاد کرے اور ابوداؤد[۱۵] نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان دوسرے

مسائل متعلقہ غیبت کے مشکوٰۃ شریف کے باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق کی فصل دوم مین ابی جرثومہ سے بروایت بیہقی لکھا ہی اور ایک اسی مضمون کی حدیث شرح السنۃ سے لکھی ہی ۱۲ منہ

عمان الفردوس

۱۳ اح غ

۱۴ اح غ

۱۵ اح الشفقۃ ف ۲

مسلمان کی مدد نہ کریگا ایسی جگہ جہان اُسکی حرمت کا ہتک ہو اور آبرو مین نقصان تو خدا تعالے
اُسکی مدد نہ کریگا ایسی جگہ جہان مدد اُسکی ضرور ہی یعنے آخرت مین اور جو مسلمان دوسرے مسلمان کی
مدد کرے ایسی جگہ جہان اُسکی آبرو کا نقصان ہو اور ہتک حرمت ہو تو خدا تعالے اُسکی مدد کریگا وہان جہان
اُسکی مدد ضروری ہی **مسئلہ** چند صورتون مین غیبت جائز ہی ۱ مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہی واسطے دفع
ظلم اُسکے مثلاً اگر حاکم یا اہلکار نے کسی پر ظلم کیا یا کچھ مال چھین لیا یا کچھ بے عزتی کی تو اس شخص کو جائز ہی
کہ اُسکی غیبت مین بادشاہ سے یا حاکم سے جا کر اُسکے ظلم کا حال بیان کرے اور انصاف چاہی ۲ اگر ایک شخص
کسی کی بُری بات اور گناہ پر مطلع ہو اور ایسے شخص سے اُسکی غیبت مین اُس بات کا ذکر کرے کہ اُسکے
حکم سے یا سمجھانے سے وہ شخص اُس گناہ سے باز آئیگا تو ایسی غیبت بھی بہ نیت مٹانے اُس گناہ کے جائز ہی
۳ بوقت پوچھنے مسئلے کے حقیقت حال بیان کرنے کے لیے بھی غیبت جائز ہی صحیحین مین ہی[16] کہ ہندہ
ابوسفیان کی جورو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان آدمی بخیل ہی اتنا
خرچ نہین دیتا کہ مجھے اور میری اولاد کو کفایت کرے مگر جو مین اُسکے مال مین بغیر جانے اُسکے
کچھ لے لون آپنے فرمایا کہ لے لو جسقدر تمھین اور تمھاری اولاد کو موافق دستور کے کفایت کرے انتہی
سو ہندہ نے حال انکا ابوسفیان کو بخیل اور نہ دینے والا خرچ بقدر کفایت کے اپنے عیال کو اُسکی غیبت مین کہا
لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو منع نہ کیا اور جھڑکا نہین اسی جہت سے کہ مسئلہ پوچھنے
کے لیے اُسنے یہ بات بیان کی تھی ۴ مشورہ بتانے مین بغرض خیرخواہی مشورہ پوچھنے والے کے بھی بیان
حال کے لیے جائز ہی صحیح مسلم مین ہی[17] کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
عرض کی کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم مجھے پیغام نکاح کا دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ابوجہم تو لاٹھی کندھے
سے نہین اوتارتا ہی یعنے عورتون کو بہت مارتا ہی اور معاویہ مفلس بے مال ہی تو اسامہ زید سے نکاح کرلے انتہی
سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغرض مشورہ بتانے کے پیچھے ابوجہم اور معاویہ کے اُن کے حال بیان کیے
اور ایسی طرح جب مقصود ایک حال بیان کرنے سے خیرخواہی ایک مسلمان کی اور دفع ضرر ہو تو غیبت جائز ہی
مثلاً ایک شخص ایک نوکر رکھنا چاہتا ہو اور وہ نوکر بد دیانت ہو تو آقا سے کہہ دینا کہ یہ شخص

بد دیانت ہی قابل نوکر رکھنے کے نہین ہی جائز ہی یا مثلاً عمرو زید کی صحبت مین اُٹھتا بیٹھتا ہو اور زید شراب خوار یا زانی ہو تو عمرو کو زید کے شرابی اور زناکار ہونے سے مطلع کر دینا تاکہ صحبت اُسکی چھوڑ دے جائز ہی اور اسی پر اور صورتون کو بھی قیاس کرے جہان کہین نیت خالص ہو اور مقصود نفع ایک مسلمان کا ہو زبان درازی اور کینہ وری سبب نہو تو ایسی صورتون مین غیبت جائز ہی ۵ اگر کوئی شخص ایک لقب کر مشہور ہو اور وہ لقب کسی عیب پر دلالت کرتا ہو جیسے اخفش نحوی کہ اسی نام کر مشہور رہتے اور اخفش کے معنے چندھا یا کسی شخص کا لقب لنگڑا یا ٹنڈا ہو اور وہ اس نام کر مشہور ہو تو ایسے نام کا لینا جائز ہی ٦ فاسق معلن یعنے وہ شخص کہ کوئی گناہ بر ملا کرتا ہو مثلاً ڈاڑھی منڈاتا ہو یا بر ملا شراب پیتا ہو یا زنا کرتا ہو یا ناچ دیکھتا ہو تو اُسکی غیبت بھی جائز ہی یعنے جن عیبون کو بر ملا کرتا ہی اگر پیچھے اُسکے کوئی ذکر کریگا تو گنہگار نہوگا **مسئلہ** اگر ایک حال ایک شخص کا دو طرح بیان ہو سکتا ہو ایک ایسی طرح جس سے برا مانے اور دوسری ایسی طرح کہ برا نہ مانے تو پہلی طرح مین غیبت ہوگی دوسری مین نہوگی مثلاً کانے آدمی کو پیچھے کانا کہے تو غیبت ہوگی اور اگر پتا بتانے کے لیے اسطرح کہے وہ صاحب جنکی ایک آنکھ ہی تو غیبت نہوگی یا کسی کو لنڈیا بے ڈول کہے تو غیبت ہوگی اور پوشیدہ قامت کہے تو غیبت نہوگی **مسئلہ** اگر ایک شخص معین کا ذکر نہو ایک جماعت کا ذکر ہو بے تعین اشخاص مثلاً یون کہے کہ فلانے شہر کے آدمی بڑے فاسق اور مکار ہوتے ہین یا فلانے گانون کے آدمی بے غیرت ہوتے ہین یہ غیبت نہوگی **مسئلہ** اگر شخص معین کی غیبت کرے اور نام نہ لے تو غیبت نہوگی مگر جب اسطرح ذکر کرے جس سے وہ شخص معلوم ہو جاوے مثلاً کہے کہ قاضی شہر یا کوتوال شہر ایسا ہی یا اگر اسطرح ذکر نہ کرے لیکن حاضرین مین سے کوئی جانتا ہو کہ فلانے کا ذکر ہی تو غیبت ہو جائیگی **مسئلہ** گناہ غیبت کے معاف ہونے کی صورت تو یہی ہی کہ جسکی غیبت کی ہو اُس سے قصور اپنا معاف کرا دے اور ایک حدیث ضعیف مین بروایت بیہقی حضرت انس بن مالک سے یہ بھی روایت ہی کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ جسکی غیبت کی ہی اُسکے لیے استغفار کرے اور یون کہے اللہم اغفر لنا وله یا اللہ بخش دے ہمین

حف ف ا

له صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل امتی معافی الا المجاہرون سب امت میری بچائی جاوےگی غیبت سے مگر بر ملا گناہ کرنے والے

اُسکی تعریف کرے اور اُسکے لیے دعاے خیر کرے

فصل دوم جھوٹ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے انما یفتر الکذب الذین لایومنون ترجمہ جھوٹ بات وہی لوگ بناتے ہین
جو ایمان نہین رکھتے امام احمد[19] اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے　　۱۹ح حف ف
فرمایا کہ ہر خصلت مسلمان آدمی کی عادت ہو سکتی ہی سواے خیانت اور جھوٹ کے یعنے ایمان مین
اور خیانت اور جھوٹ مین نہایت ضد ہی ایمان کے ساتھ جھوٹ اور خیانت جمع نہین ہو سکتے صحیحین[20] مین ہی　　۲۰ح حف ف
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم پکڑو تم سچ کو بیشک سچ ہدایت کرتا ہی طرف
نیکوکاری کے اور نیکوکاری پہونچاتی ہی جنت کو اور ہمیشہ آدمی سچ بولتا ہی اور دھیان رکھتا ہی
سچ کا یہان تک کہ خداے تعالے کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہی اور بچتے رہو تم جھوٹ سے
بیشک جھوٹ پہونچاتا ہی طرف بدکاری کے اور بدکاری پہونچاتی ہی طرف دوزخ کے اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہی
اور قصد کرتا ہی جھوٹ کا یہان تک کہ لکھ لیا جاتا ہی اللہ تعالی کے نزدیک بڑا جھوٹا اور صحیح ترمذی[21] مین ہی کہ جناب　　۲۱ح حف ف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہی فرشتہ اُس سے کوس بھر دور ہو جاتا ہی
بسبب بدبو جھوٹ کے جو اُسکے مُنھ سے نکلتی ہی اور صحیح بخاری[22] مین ہی ایک حدیث طویل مین جسمین آپ نے　　۲۲ح رویاف ا
بیان فرمایا ہی جبرئیل اور میکائیل کا لیجانا آپ کو خواب مین اور چند عجائبات کا دکھلانا کہ آپنے دیکھا کہ ایک شخص
بیٹھا ہی اور ایک شخص کھڑا ہی اور اُسکے ہاتھ مین ایک لوہے کا آنکڑا ہی اُس آنکڑے کو اُس بیٹھے کے
مُنھ مین ڈال کے ایک طرف کا کلہ اُسکا چیرتا ہی پشت تک پھر اُس آنکڑے کو نکال کے دوسرے
کلے مین ڈال کر اُسکو بھی پشت تک چیرتا ہی اور اتنی دیر مین پہلا کلہ اُسکا بھر جاتا ہی اور درست ہو جاتا ہی
پھر وہ آنکڑا نکال کے اُس کلے مین ڈالتا ہی اور پھر اُسی طرح کرتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہی حضرت جبرئیل
اور حضرت میکائیل نے بوقت شرح جملہ عجائبات کے بیان کیا کہ یہ کذاب ہی کہ جھوٹ بات کہتا ہی اور اُسکی جھوٹی بات
عالم مین مشہور ہو جاتی ہی تو اُسکو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوگا مسئلہ چند صورتون مین

جھوٹ بولنا جائز ہی ۱ کسی مسلمان کی جان یا مال یا آبرو بچانے کے لیے مثلاً ایک ظالم ایک مسلمان کے
قتل کا یا بے عزت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ مسلمان کسی کے گھر مین چھپ رہے اور ظالم اُس سے
پوچھے تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے کہ میرے گھر مین نہین ہی اور اسی طرح کسی مسلمان کا مال اس شخص کے پاس ہو
اور کوئی ظالم اُس مال کو غصب کیا چاہتا ہو تو یہ شخص کہدے کہ وہ مال میرے پاس نہین ہی بلکہ ایسی
صورت مین جھوٹ بولنا واجب ہی اور سچ بولنا ناجائز ہی اور اپنی جان اور مال اور آبرو کے بچانے کے لیے
بھی جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً ایک ظالم سے خوف ہو اس بات کا کہ اگر وہ جان لیگا کہ اس سے اور زید سے
دوستی ہی تو اسے قتل کریگا یا بے عزت کریگا اور اس سے پوچھے اور حقیقت مین زید سے اور اس سے
دوستی ہو تو یہ انکار کرے اور کہدے کہ مجھسے دوستی نہین اور اسی طرح یہ جانے کہ اگر ظالم میرے مال پر
مطلع ہوگا تو چھین لیگا تو اپنے مال کو نہ بتلاوے اور کہدے کہ میرے پاس نہین ہی ۲ اپنے گناہ کے
چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہی بلکہ واجب ہی اظہار گناہ کا جائز نہین ہی کسی شخص سے زنا واقع ہوا ہو
اور کوئی شخص اُس سے پوچھے تو یہ کہدے کہ مین نے نہین کیا اظہار گناہ کا دوسرا گناہ ہی حاکم نے [۲۳]
روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچتے رہو ان ناپاک کامون سے
جن سے منع کیا ہی خدائے تعالے نے پھر جو کسی سے ایسا کام ہو جاوے تو چھپاوے اُسے
خدا کے پردے سے ۳ دو مسلمانون مین صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہی مثلاً ایک کے
سامنے جاکے دوسرے کا حال بیان کرے کہ وہ تمھاری تعریف کرتے تھے اور اپنے قصور کا اقرار کرتے تھے
اور اسی طرح کی باتین کہے جسمین وہ شخص راضی ہو جاوے اور دوسرے کے سامنے بھی جاکے ایسی ہی
تقریرین کرے حالانکہ دونون نے ایسی باتین نہ کی ہون بلکہ ہر ایک نے دوسرے کو برا کہا ہو تو ایسا جھوٹ بھی جائز ہی
بلکہ ثواب کی بات ہی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ہے ایسی ہی صورتین مراد ہین صحیحین[۲۴] مین ہی کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہین ہی جو درمیان آدمیون کے صلح کرانے
اور کہے بھلی بات اور نسبت کرے بھلی بات ۴ لڑائی مین دشمن کے داؤ دینے کے لیے جھوٹ
بولنا جائز ہی صحیحین[۲۵] مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحرب خدعۃ لڑائی فریب ہی

حاکم لفظ ستر مین فتح ضمہ کسرہ تینون جائز ہین بسکون دال اور بضم صاد و فتح دال بھی جائز ہی اور چارون طرح اس حدیث مین روایت آئی ہی کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمہ
۲۳ ح ع — مصالح الاسلام ورون

۲۴ ح صف ف ا

۲۵ ح قتال ف ا

اس سے اسی قسم کا جھوٹ ہے جس سے دشمن کو داؤ دے کے اُسپر غالب آجائے مثلاً عین جنگ میں دشمن سے
کہے کہ پیچھے سے ایک سوار آتا ہے وہ ادھر دیکھنے لگے یہ خبر وار کرے اور عہد شکنی جائز نہیں مثلاً دشمنوں سے
عہد ٹھہر جاوے کہ چار مہینے تک ہم تمسے نہ لڑینگے پھر میعاد کے اندر یک ناگاہ اُنپر چڑھ جاوے ۵ شوہر کو
واسطے رضامند کرنے زوجہ کے اور زوجہ کو واسطے رضامند کرنے شوہر کے جھوٹ بولنا جائز ہے
[۲۶] مسلم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں میں جھوٹ کی اجازت
دی ایک یہ کہ آدمی کو اصلاح منظور ہو دوسرے کوئی بات لڑائی میں کہے تیسرے شوہر اپنی زوجہ سے
باتیں کرے یا زوجہ شوہر سے باتیں کرے انتہی مثلاً عورت کچھ مال یا زیور طلب کرنے میں اصرار
کرتی ہو مرد اُسکے رضامند کرنے کے لیے جھوٹا وعدہ کرے تو جائز ہے یا ایک اُن میں سے دوسرے کے
رضامند کرنے کو اظہار زیادہ محبت کا کرے جسقدر نہ رکھتا ہو یہ بھی جائز ہے مثلاً لڑکے کے
پھسلانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے مثلاً لڑکا مکتب نہ جاتا ہو اُس سے جھوٹ موٹ کہے کہ تم مکتب
ہو آؤ پھر تمہیں ایک تماشا دکھاوینگے یا فلانی چیز دینگے ف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سب صورتیں
جواز جھوٹ کی بیان کی ہیں اور لکھا ہے کہ ہر جھوٹ میں اتنا ضرر ہے بیشک ہوتا ہے کہ سننے والے کو
ایک غلط بات معلوم ہوئے سو جہاں کہیں سچ بولنے پر اس ضرر سے زیادہ ضرر مترتب ہوتا ہو
مثلاً جان و مال کسی مسلمان کا جاتا ہو تو سچ بولنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح جہاں نفع دینے جھوٹ سے
ایسا ہوتا ہو جسکے مقابلے میں ضرر مذکور کی کچھ حقیقت نہیں تو جھوٹ بولنا جائز ہے دو مسلمانوں میں صلح کرانے
کے لیے اور دشمن کے مغلوب کرنے کے لیے جھوٹ جائز ہونے کی یہی وجہ ہے اور زن و شوہر میں باہم محبت رکھنے کی
بہت تاکید ہے انمیں بگاڑ ہونے کے سبب سے بہت مفاسد پیدا ہوتے ہیں لہذا اس منفعت کے لیے بھی
جھوٹ بولنا جائز ہے مگر جب تک کہ کام سچ سے نکلے جھوٹ نہ بولے اسواسطے کہ جواز جھوٹ کا بضرورت ہے
اور جو دروازہ جھوٹ کا اپنے اوپر کھول لیگا تو پھر جہاں جائز نہیں ہے وہاں بھی بولنے لگیگا ف بہت
بڑا جھوٹ یہ ہے کہ مسئلہ جھوٹا بتائے یا بطور کشف و الہام کے کوئی بات جھوٹی ظاہر کرے یا حدیث جھوٹی
[۲۷] بنائے صحیح بخاری میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جھوٹ بولے

مجھپر قصداً یعنے میری طرف نسبت کرے ایسی بات جو مین نے نہین کہی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین سمجھ لے **ف** جھوٹے خواب کرنا بھی بڑا گناہ ہے صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے جھوٹون مین بہت بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنی آنکھون کا دیکھنا بیان کرے ایسی بات کا جو نہین دیکھی اور بھی صحیح بخاری مین ہے کہ جو شخص جھوٹے خواب بنائے اسکو قیامت کے دن تکلیف دینگے اس بات کی کہ جَو مین گرہ لگائے یعنے اُسے عذاب کرینگے اس بات کے لیے کہ جو مین گرہ لگائے اور جو مین گرہ لگانا محال ہے **ف** جھوٹا دعویٰ پیش کرنا بھی بڑا گناہ ہے صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعویٰ کرے ایسی چیز کا کہ اُسکی اصل نہین وہ ہم مین سے نہین ہے اور وہ اپنا مقام دوزخ مین ٹھہرا لے **ف** جھوٹ ظاہر کرنا نسب کا بھی بڑا گناہ ہے مثلاً شیخ سے سید بن جانا یا جولاہے سے شیخ بن جانا صحیحین مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کے اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کرے اُسپر جنت حرام ہے **ف** صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کہدے پس آدمی کو چاہیے کہ ہر خبر کو بے تحقیق بیان نہ کرے نہین تو جھوٹون مین داخل ہوگا

بیان جھوٹے خواب کا — بیان جھوٹی نالش کا ۳۰ح اقضیہ ۱ — بیان جھوٹے نسب کا ۳۱ح مشارق — ۳۲ح اعتصام ۱ — بیان بے تحقیق بات کہنے کا

فصل تیسری جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی کے بیان مین

صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑے گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور قتل ناحق اور جھوٹی قسم انتہیٰ حدیث مین اس مقام پر لفظ یمین غموص وارد ہے اُس سے مراد یہ ہے کہ ایک بات نہوئی ہو اور قسم کھاکر بیان کرے کہ ہوئی ہے غموص کے معنی ہین غوطہ دینے والا جھوٹی قسم آدمی کو گناہ مین غوطہ دیتی ہے اور جہنم مین غوطہ دیگی اس سبب سے اُسکا لقب یمین غموص ہے اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیون سے قیامت کے دن خدا تعالےٰ نہ کلام کرے گا اور نہ طرف اُنکے بنظر رحمت دیکھیگا ایک وہ جو اپنے دیے پر احسان رکھے دوسرا وہ جو اپنے مال کو جھوٹی قسم سے رواج دے تیسرا پایا جائے گا

۳۴ح مشارق

لنگانے والا یعنے ٹخنون سے تلے اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی
قسم مال کو بکوا دیتی ہی مگر کسب کی برکت کو کھو دیتی ہی ف اکثر دوکاندارون کی عادت ہوتی ہی کہ سودا بیچنے کے وقت
جھوٹی قسم کھاتے ہین ان دونون حدیثون مین اُسی کا ذکر ہی اور حدیث صحیح مین آیا ہی اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تَدَعُ الدِّیَارَ
بَلَاقِعَ جھوٹی قسم گھرون کو ویران کر دیتی ہی یعنے بسبب شامت اور وبال جھوٹی قسم کے گھر کے گھر
ویران ہو جاتے ہین صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹی
قسم کھا کے کسی مسلمان کا مال ناحق سے لیوے تو قیامت کے دن خداے تعالی کے سامنے جب وہ
جائیگا خداے تعالے اُسپر غضب ناک ہوگا اور آپ نے اپنے کلام کی تصدیق کے لیے یہ آیت پڑھی اِنَّ الَّذِیْنَ
یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمین کھا کر
تھوڑا سا مال دنیا لیتے ہین اُن لوگون کو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور خدا اُنسے بات نہ کریگا اور رحمت سے
اُنکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن اور اُنکو گناہون سے پاک نہ کریگا اور اُنکو عذاب دردناک ہوگا
مسلم اور مالک اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جو شخص چھین لے حق کسی مسلمان کا جھوٹی قسم
کھا کے خداے تعالے نے حرام کی اُسپر جنت اور واجب کی اُسکے لیے دوزخ صحابہ نے
عرض کیا اگرچہ تھوڑی چیز کو آپ نے فرمایا اگرچہ ایک ٹہنی پیلو کی ہو ف حنفیہ کے نزدیک
جھوٹی قسم کا جسے عربی مین غموس کہتے ہین کفارہ نہین ہی اور جو کسی آیندہ بات پر قسم کھاوے
مثلاً قسم کھا کے کہے کہ آج کھانا نہ کھاؤنگا یا فلانے سے باتین نہ کرونگا تو اسے یمین منعقدہ کہتے ہین
اور جو خلاف اُسکے کرے تو کفارہ لازم آتا ہی دس مسکینون کو دونون وقت پیٹ بھر کے
کھلاوے یا بقدر صدقہ فطر کے دے دے یا مسکینون کو کپڑے پہناوے جس سے اکثر بدن اُنکا
ڈھنک جاوے مثلاً ایک ایک انگا ایک ایک پاجامہ یا ایک ایک چادر ایک ایک تہبند ہر ایک کو
دے دے یا ایک غلام آزاد کرے اور جو یہ نہو سکے تو تین روزے رکھے کفارے سے گناہ توڑنے یمین
منعقدہ کا اوتر جاتا ہی اور یمین غموس کا زیادہ گناہ ہی کفارے سے اوترنے کے قابل نہین لہذا اُسپر عذاب آخرت کا

۳۵ح مشارق
۳۶ح چہل حدیث شاہ ولی اللہ ح
۳۷ح مشارق

وعدہ ہے مسئلہ اگر کسی بھلی بات چھوڑ دینے کی قسم کہاوے کہ مان باپ سے باتین نہ کرونگا یا علم نہ پڑھونگا اُسکو چاہیے کہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دیوے یہ مضمون حدیث صحیح مین مذکور ہے تنبیہ سوا خدا کے کسی اور کی قسم کھانا جائز نہیں ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم مت کھاؤ اپنے باپوں اور ماؤن کی اور نہ اُنکی جنکو خدا شریک ٹھہراتے ہین اور نہ قسم کھاؤ خدا کی مگر سچی اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ ترجمہ جو کوئی قسم غیر خدا کی کھاوے اُسنے بے شک شرک کیا اشرک کے معنے یہ ہین کہ اُسنے مشرکون کا سا کام کیا کہ جس جگہ خدا کا نام لینا چاہیے تھا غیر خدا کا نام لیا ف بعضے جاہلون کو دیکھا ہے کہ خدا کی قسم جھوٹی کھانے سے اتنا نہیں ڈرتے جتنا کسی بزرگ کی قسم سے چنانچہ اکثر بھواتیون کا نسبت شاہ مدار صاحب کے ایسا ہی حال ہے اور بین نے بعضے جاہلون کا نسبت بڑے پیر صاحب کے ایسا ہی حال دیکھا ہے سو غیر کی قسم اسطرح کھاوے کہ اُسکی تعظیم مثل خدا کے مقصود ہو اُسکو مالک نفع و ضرر کا سمجھے اور یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اگر ہم اُسکی جھوٹی قسم کھاوینگے تو ہمکو تباہ کر دیگا وہ شخص تو بے شک مشرک اور کافر ہے اور جو ایسے اعتقاد سے قسم غیر خدا کی نہ کھاوے مثلاً باپ کی قسم کھاوے یا بیٹے کی کافر نہوگا مگر یہ بات بھی جائز نہیں لمعات وغیرہ شروح کتب حدیث مین یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے ابوداؤد اور امام احمد اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کی گئی ہے اور تین بار یہ بات فرمائی پھر یہ آیت پڑھی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ترجمہ سو بچو تم ناپاکی سے یعنے بتون سے اور بچو تم کہنے جھوٹ سے خدا کے لیے خالص ہو کر نہ شرک کرنے والے اُسکے ساتھ اور صحیحین مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہین خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور مان باپ کی نافرمانی اور خون ناحق اور جھوٹی گواہی دینا

۳۹ح ایمان و نذور ف ۲

۱۳ح ایمان و نذور ف ۳

خلاصہ الفردوس

۱۳ح قضیہ ف ۲

۲ح کبائر ف ۱

فصل چوتھی وعدہ خلافی اور عہد شکنی کے بیان مین

صحیحین مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشانی منافق کی تین ہین جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب اُسکے پاس کچھ امانت رکھی جاوے خیانت کرے

۳ح کبائر ف ۱

اور بھی صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتین جسمین ہون وہ پورا منافق ہی اور جسمین ایک بات اُنمین سے ہو اُسمین ایک بات نفاق کی ہی جب تک کہ چھوڑ دے جب امانت رکھی جاوے اُسکے پاس خیانت کرے اور جب بات کہے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے وفا نہ کرے اور جب کسی سے جھگڑا کرے فجور کرے یعنے بدزبانی کرے ف شاہ ولی اللہ محدث نے لکھا ہی کہ منافق کے دو معنی ہین ایک کہ دل مین کافر ہو اور ظاہر مین مسلمان کلام اللہ مین جو آیا ہی ان المنافقين في الدرك الأسفل من النار اُس سے مراد اسی قسم کے منافق ہین دوسرے یہ کہ ایمان ضعیف ہو بسبب ضعف ایمان کے اصل منافقون کے سے اُس سے حرکات سرزد ہون اور ایسا ایمان اُسکا قوی نہو کہ گناہون سے روکے اس حدیث مین منافق کے یہی معنی ہین بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نہین ہی اُس شخص کا جسکا عہد نہین یعنے جو شخص عہد کی محافظت نہ کرے اُسکا ایمان نہین صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا نزدیک اُسکی مقعد کے اور جیسی بڑی عہد شکنی کی ہوگی اوتنا ہی وہ جھنڈا بلند کیا جائیگا اور سب سے بڑی عہد شکنی بادشاہ کی ہی مسئلہ اگر وعدہ کرتے وقت نیت اس بات کی ہو کہ مین وفا کرونگا اور پھر کچھ عذر ہو جاوے کہ وعدہ وفا نہ کر سکے تو گنہگار نہین ہوتا اسی مضمون کی ایک حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی اور جو وعدے کے وقت ہی یہ ارادہ ہو کہ وفا نہ کرونگا تو یہ علامات نفاق سے ہی اور گناہ کبیرہ ہی مسئلہ بُرے کام کے لیے اگر وعدہ کرے مثلاً ناچ کی محفل مین جانے کا یا رشوت دینے کا تو وفا کرنا اُسکا جائز نہیں

فصل پانچوین نمیمہ اور افشائے راز کے بیان مین

نمیمہ اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کی بات دوسرے کے سامنے ایسی بیان کرے جسمین فساد ہو مثلاً کسی شخص نے کسی کو اپنے گھر بُرا کہا ہو اُس سے جاکے کوئی کہدے کہ فلانے نے تجھے بُرا کہا ہی ہندی مین اسکو چغلی کہتے ہین صحیحین مین ہی کہ بہشت مین نجاویگا چغل خور اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی ایک بات کہے اور مُنھ پھیرے یعنے وہان سے

ظالم کو ... اور بات امانت ہوتی ہے جو شخص بھید کسی کا ظاہر کرے تو گویا امانت میں خیانت کی اور
۴۹ح ایمان ف ۲ حدیث صحیح اوپر منقول ہو چکی ہے کہ امانت میں خیانت کرنا منافق کا کام ہے اور بھی حدیث شریف میں
بروایت بیہقی آیا ہے لا ایمان لمن لا امانۃ له کہ ایمان نہیں اُس شخص کا جسمین امانت نہیں مسئلہ اگر کوئی شخص
کسی مسلمان کے ناحق قتل کا یا بے آبرو کرنے کا یا اور کچھ ظلم کا تذکرہ کرے اور اُس مسلمان سے بقصد محفوظی
اُسکے یہ بات ذکر دی جاوے تو یہ بات جائز ہے

فصل چھٹی دورویہ ہونے کے بیان میں

۵۰ح ف ۱ دورویہ ہونا اُسے کہتے ہیں کہ دو مخالفوں کے سامنے ہر ایک سے اُسی کی سی بات کہے صحیحین میں ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاؤ گے تم بُرا سب آدمیوں میں قیامت کے دن دورویہ
۵۱ح حف ف ۲ جو ان لوگوں سے انکی سی بات کہے اور اُن لوگوں سے اُنکی سی بات کہے اور دارمی نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دنیا میں دورویہ ہو قیامت میں اُسکی دو زبانیں ہونگی آگ کی
مسئلہ جو آدمی دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے لیے ہر ایک کے سامنے اُسکی سی بات کہے جیسا
کہ مسائل کذب میں ہم ذکر کر چکے ہیں تو اُسکو دورویہ ہونے کا گناہ نہو گا

فصل ساتوین شعر کے بیان میں

۵۲ح بیان شعر ف ۱ صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک یہ بات کہ بھر جاوے پیٹ کسی کا قے سے
۵۳ح بیان و شعر ف ۳ پیپ سے کہ اُسکو تباہ کر دے بہتر ہے اس بات سے کہ بھرے شعر سے اور بھی صحیح مسلم میں ہے کہ ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرج میں چلے جاتے تھے
کہ ایک بارگی ایک شاعر پیش آیا کہ اشعار پڑھتا تھا یعنے اُس راہ میں مدہوشانہ اشعار پڑھتا ہوا چلا جاتا تھا
آپ نے فرمایا کہ پکڑو شیطان کو ف شعر میں یہ بات بُری ہے کہ آدمی اسطرح شعر میں مشغول ہو کہ بیشتر اوقات
شغل شعر ہی کا رکھے اور ذکر الٰہی اور اور امور کا دھیان نہ رہے اسی طرح کے شاعر کو آپ نے شیطان فرمایا

۵۴ ح بیان ۳۰

ورنہ مطلقاً شعر منع نہین ہی دارقطنی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شعر کلام ہی اچھا اُسمین سے اچھا ہی اور بُرا اُسمین سے بُرا ہی انتہی یعنے نثر مین جو باتین بُری ہین نظم مین بھی بُری ہین اور جو باتین نثر مین اچھی ہین نظم مین اچھی ہین **ف** اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوی کہ شاعرون مین یہ بات جو مشہور ہی کہ شعر مین جائز ہی جو کچھ چاہین کہہ ڈالین اگرچہ کلمہ کفر کا کیون نہو اور کہتے ہین یجوز للشاعر ما لا یجوز لغیرہ سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ جو بات شریعت مین بُری ہی شعر مین بھی بُری ہی پس جو شاعر اپنے شعر مین ایسا مضمون لکھے جسمین اہانت کسی پیغمبر مثل حضرت موسیٰ و عیسیٰ کے نکلے یا کچھ بے ادبی جناب خدا تعالے مین ظاہر ہو یا کوئی اور بات کفر کی پائی جاوے بے شک وہ شاعر کافر ہو جائیگا **لطیفہ** ایک شاعر سے مین نے اس مسئلے کا ذکر کیا اُنکو تامل ہوا اور کہنے لگے کہ قدیم سے شعرا بے باکانہ جو جی مین آتا ہی کہتے چلے آتے ہین مین نے کہا کہ اگر تم اپنے والد کی خدمت مین کلمات بے ادبی نظم مین کہو تو اُسکو بُرا سمجھو گے یا نہین کہنے لگے بے شک بُرا سمجھینگے مین نے کہا کہ خدا تعالے کا حق اور انبیاء کرام کا بے شک ماں باپ سے زیادہ ہی اور اُنکا ادب رکھنا نسبت ماں باپ کے زیادہ تر ضرور ہی پھر جب باپ سے بے ادبی شعر مین جائز نہوئی خدا تعالے سے اور انبیاء کرام سے ہرگز جائز نہو گی وہ سمجھگئے اور آیندہ اُنھون نے اُس جنس کے اشعار سے توبہ کی اور فی الواقع شاعری کچھ مضامین کفریہ پر موقوف نہین ہی اگر التزام کرے کہ مضامین کفریہ شعر مین نہ لاوے تو بھی خوب شعر کہہ سکتا ہی **مسئلہ** مبالغہ اور استعارہ اور تشبیہ مثلاً یہ کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چودھوین رات کے چاند کے ہی یا ممدوح کا گھوڑا فلک الافلاک سے زیادہ سیر کرتا ہی یا گھوڑا دریا ہی تیزی مین جائز ہی نظم مین بھی اور نثر مین بھی اور اُس سے گناہ جھوٹ کا لازم نہین آتا حقیقت جھوٹ کی یہ ہی کہ سُننے والے کو اُس سے ایک اور اک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سُنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف منظور ہی اور اسطرح کی عبارتین حدیث مین بھی آئی ہین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری[۵۵] مین روایت ہی

۵۵ ح معجزات ف

فصل آٹھوین سجع اور تکلف کے بیان مین

سجع کہتے ہین تک بندی کو یعنے قافیہ دار عبارت بولنا اور تکلف سے مراد بناوٹ سے باتین کرنا صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہَلَکَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ تین بار آپ نے یہ کلام فرمایا یعنے ہلاک ہو وہ لوگ جو بناوٹ سے باتین کرتے ہین شیخ عبد الحق دہلوی رح نے لکھا ہی کہ تنطع کے معنے تالو سے بات کہنا اور بیان مراد ہی زبان اور تالو سے بنا بنا کے باتین کرنا اور عبارت آرائی بطریق ریا کے کرنا ترمذی نے اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حبیب تر تم مین سے نزدیک میرے اور نزدیک تر مجھسے قیامت کے دن وہ لوگ ہین جنکے اخلاق بہت اچھے ہین اور بے شک دشمن تر تم مین نزدیک میرے اور دور تر مجھسے وہ لوگ ہین جو بد اخلاق ہین اور بہت باتین کرنے والے اور تالو اور زبان سے بنا بنا کے فصاحت ظاہر کرنے والے اور لمبی لمبی باتین کرنے والے ہین اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالے دشمن رکھتا ہی مبالغہ کرنے والے کو آدمیون مین سے وہ جو زبان کو لپیٹتا ہی بات کہنے مین جیسے گاے لپیٹتی ہی زبان کو گھاس کھانے مین یعنے بنا بنا کے چبا چبا کے باتین کرتا ہی امام مالک اور نسائی اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ حمل مین کہ بسبب مارنے ایک شخص کے بچہ مر کے پیٹ سے اسقاط ہو اتھا خون بہا کا حکم دیا مدعی علیہ نے کہا کَیْفَ اُغْرَمُ مَنْ لَاشَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِکَ یُطَلُّ یہ عبارت قافیہ دار وہ شخص بولا یعنے کیسے تاوان دوان مین اُسکا جسنے نہ پیا نہ کھایا اور نہ بولا اور نہ چلّایا ایسا خون تو ضائع کہایا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کاہنون کا بھائی معلوم ہوتا ہی اور اُسکی اس تقریر کو ناپسند فرمایا ف عرب مین کچھ لوگ کاہن تھے کہ جنون سے رابطہ اور آشنائی پیدا کرکے اُنسے کچھ خبرین دریافت کرکے لوگون سے کہا کرتے اور سچ جھوٹ بیان کرکے لوگون سے نذر نیاز لیتے اور وہ لوگ بجا اور بیجا ہر مطلب مین عبارت قافیہ دار بولتے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو کہ بے محل عبارت قافیہ دار بولا کاہنون کا بھائی فرمایا ف عبارت مسجع بولنا معاملات کی باتون مین اور ہر وقت کی بول چال مین منع ہی کہ تکلف بیجا ہی اور علے الاطلاق منع نہین دعاؤن مین اور خطبون مین

اور کتابون مین اسپنے موقع پر جائز ہی

فصل نوین تمسخر اور چہل کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ترجمہ اے ایمان والو نہ تمسخر کرین مرد تم مین سے مردون سے شاید کہ وہ جن سے تمسخر کرتے ہین تمسخر کرنے والون سے بہتر ہون اور نہ عورتین عورتون سے شاید کہ وہ عورتین بہتر ہون اُنسے اور عیب گیری نہ کرو آپس کی اور بُرے لقب نہ رکھو **ف** اس آیت مین خداے تعالے نے منع فرمایا اس بات سے کہ کوئی کسی سے تمسخر کرے اور ٹھٹھے بازی سے اُسکی آبرو کھووے خدا کے نزدیک کا حال معلوم نہین ہی کہ کون اچھا ہی شاید یہ جس سے تمسخر کرتا ہی اللہ تعالے کے نزدیک وہی اچھا ہو تو اُسکے لیے بڑی قباحت کی بات ہی اور عیب گیری کرنے سے منع فرمایا کہ کسی شخص کو ناحق عیب لگانا یا کسی کا عیب ظاہر کرنا بہت بُرا ہی اور بُرے لقب رکھنے سے بھی منع فرمایا یعنے ایسا لقب رکھے جو دینی یا دنیوی بُرائی پر دلالت کرے مثلاً گنجا یا فاسق کسی کا لقب رکھے ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھگڑا نہ کر بھائی اپنے سے اور نہ ٹھٹھے بازی کر اُس سے اور نہ ایسا وعدہ کر جسکے تو خلاف کرے ١٦٠ح مزاح ف٢ اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بعضا کلمہ کہتا ہی اسی لیے ١٦١ح حف ف٢ کہ لوگ اُس سے ہنسین اور بسبب اُس کلمے کے گر پڑتا ہی زیادہ تر دور اُس سے جو درمیان زمین اور آسمان کے ہی یعنے گر پڑتا ہی طرف دوزخ کے اور زیادہ دور ہو جاتا ہی رحمت الٰہی سے بہ نسبت دوری آسمان اور زمین کے **مسئلہ** ایسی بات مزاح کی جسمین کسی کو رنج نہو کسی کی بے عزتی نہو جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسطرح کا مزاح منقول ہی صحیح ترمذی مین ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ ١٦٢ح مزاح ف٢ وسلم سے سواری مانگی آپ نے اُس سے فرمایا کہ مین اونٹنی کا بچہ سواری کے لیے دونگا اُس نے کہا یا رسول اللہ مین اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کرونگا فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے اور کس کے

پہونچتے ہین شرح السنہ مین ہی کہ ایک شخص گانون کا کہ نام اُسکا زاہر بن حرام تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گانون کے تحفے لایا کرتا تھا اور آپ شہر کی چیزین اُسے خرید دیا کرتے تھے سو آپ نے فرمایا کہ زاہر ہمارا دہقان ہی اور ہم اُسکے شہری ہین اور آپ اُس سے محبت فرماتے تھے اور وہ سیاہ فام تھا ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے بازار مین اور وہ کچھ سودا اپنا بیچ رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے جا کر اُسکی کولی بھر لی وہ دیکھتا نہ تھا کہنے لگا چھوڑ مجھے کون ہی پھر منہ پھیر کے آپ کو پہچانا سو اپنی پیٹھ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینۂ مبارک سے خوب چپٹا دیا اور آپ فرمانے لگے کون مول لیتا ہی اس بندے کو اُس نے کہا اگر آپ مجھے بیچینگے تو قیمت بہت کم پائینگے یعنے مین متاع کم قیمت ہون آپ نے فرمایا خدا تعالے کے نزدیک تم کم قیمت نہین ہو انتہی اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ عوف بن مالک نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مین حاضر ہوا غزوہ تبوک مین اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا مین نے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ بھیتر آؤ مین نے کہا کہ مین بالکل بھیتر آؤن آپ نے فرمایا بالکل بسبب چھوٹے ہونے خیمے کے بطور مزاح اُنھون نے یہ بات عرض کی اسطرح کی مزاح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے منقول ہی اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ صحابہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمسے مزاح کیا کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین کہتا ہون مین مگر سچ ف پہلی حدیث مین اونٹ کو جو ناقہ کہا یہ بات بھی سچی ہی اور زاہر کو بندہ کہا سو بندۂ خدا تھے ہی حاصل یہ ہی کہ جس مزاح مین کسی مسلمان کو رنج اور ایذا نہو اور انبساط قلب کے لیے کیا جاوے جائز ہی اور جسمین کسی مسلمان کی ایذا اور تذلیل ہو یا بیہودہ باتین ہون جس سے قہقہے اوڑین یا گالی اور فحش ہو یہ جائز نہین ہی اور ایسی مزاح کے سبب سے آدمی خدا کی رحمت سے زیادہ تر دور ہو جاتا ہی نسبت دوری آسمان اور زمین کے

تنبیہ بہت بُری قسم چہل کی یہ ہی جو ہندوستان مین بسبب اختلاط ہندؤن کے بعضے بلاد اور قصبات مین مروج ہی کہ سسرال کے رشتہ دارون سے مثلاً سالی اور سلہج اور سمدھی اور سمدھن سے یا بھاوج اور دیور مین چہل ہوتی ہی اور بیشتر فحش اور بیہودہ باتین اُسمین ہوتی ہین اسطرح کی

چہل مین کئی طرح کے گناہ ہوتے ہین ایک چہل بیجا جسکے سبب حدیث مین کمال دور ہوجانا رحمت الٰہی سے وارد ہوا ہی دوسرے فحش اور بیحیائی کی باتین بکنا تیسرے نا محرم عورت کا بوضع ناجائز سامنے آنا چوتھے نامحرم عورت سے ناجائز باتین کرنا پانچوین شوہر یا بھائی یا باپ عورت کے اس بات کے بھی گنہگار ہوتے ہین کہ عورت کی بیحیائی اور بے پردگی کو منع نہین کرتے خدا تعالے سب مسلمانون کو اس بات سے بچنے کی توفیق دے

فصل دسوین لعنت اور کافر کہنے کے بیان مین

بیان لعنت کا صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو لعنت کہنا مانند قتل کرنے اُسکے ہی ف قتل سب کبیرہ گناہون مین بہت بڑا گناہ ہی جب لعنت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل قتل کے فرمایا تو بہت بُرائی اس گناہ کی ثابت ہوئی اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان لعنت کرنے والا نہین ہوتا یعنے لعنت کرنا ایمان کے مخالف ہی اور ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ ایک شخص کی چادر کو ہوا کھینچے لیے جاتی تھی اُسنے ہوا کو لعنت کی آپ نے فرمایا کہ ہوا کو لعنت مت کرو وہ تو خدا کے حکم سے چلتی ہی اور بے شک جو شخص لعنت کرے ایسی چیز کو کہ لائق لعنت کے نہین ہی سو کرنے والے پر لعنت اولٹ آتی ہی اور ابوداؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جب بندہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو لعنت چڑھتی ہی آسمان کو سو آسمان کے دروازے اوسپر بند ہوجاتے ہین پھر اوترتی ہی زمین پر سو زمین کے دروازے بھی اوسپر بند ہوجاتے ہین پھر وہ دائین بائین چلتی ہی جب کہین ٹھکانا نہین پاتی اُس شخص کی طرف جاتی ہی جس پر لعنت کی ہی اگر وہ قابل لعنت کے ہوتا ہی تو اوسپر پڑجاتی ہی اور نہین تو کہنے والے پر اولٹ آتی ہی مسئلہ جس شخص کا مرجانا بالیقین کفر پر ثابت ہو جیسے فرعون اور ابوجہل انکو لعنت کرنا جائز ہی اور جیتے کافر کو بھی لعنت کرنا جائز نہین ہی اسی سبب سے کہ احتمال ہی کہ مرنے سے پہلے وہ مسلمان ہوجاوے اور قابل لعنت کے نہ رہے تو موافق حدیث کے لعنت کہنے والے پر اولٹ آتے مسئلہ لعن بالوصف جائز ہی جیسے کوئی شخص کہے کہ لعنت ہی یہودی پر یا کافر پر یا چور پر کہ اسطرح کی لعنت حدیثون مین

۶۶ ح حف ف ۲

۶۷ ح حف ف ۲

۶۸ ح حف ف ۲

۶۹ ح حف ف ۲

بیان العن وو

بھی آئی ہی سو بغیر تعین کسی شخص کے ایسی لعنت جائز ہی اور جو کسی خاص چور یا کسی خاص شرابی کو لعنت کرے تو جائز نہین ہی بیان کافر کہنے کا صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص دوسرے کو فاسق یا کافر کہے اور وہ شخص ایسا نہو تو کہنا اُسکا اسی پر اولٹ آویگا اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوسرے کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہو تو یہ بات کہنے والے پر اولٹ آتی ہی ف اولٹ آنے سے مراد یہ ہی کہ اگر صالح کو فاسق کہے تو کہنے والا حقیقت مین فاسق ہو جاتا ہی یعنی بڑا گنہگار ہو جاتا ہی اور اگر مسلمان کو کافر کہے اسطرح کہ کسی عقیدہ اسلامی کو کفر سمجھتا ہو تو بھی حقیقتہً کافر ہو جائیگا اور اگر عقیدہ سے کافر نہ کہا مگر سخت کلامی سے کہا تو حقیقتہً کافر نہین ہوتا لیکن یہ گناہ قریب بکفر ہی

۶۹ح حف ف ا — ۷۰ح حف ف ا

فصل گیارھوین گالی اور فحش اور بدزبانی کے بیان مین

صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی دینا مسلمان کو بڑے گناہ کی بات ہی اور قتال کرنا مسلمان سے کفر ہی یعنی بہت بڑا گناہ ہی قریب بکفر امام احمدؒ اور ابن ابی الدنیا نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گالی بکنے والا اور بیحیائی کی بات کرنے والا اسلام مین سے اُسکے پاس کچھ نہین ہی اور طبرانی نے بسند جید روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک خدا تعالے دوست نہین رکھتا ہی فحش بکنے والے بیحیائی کی بات کہنے والے کو اور ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ نہین ہی مسلمان طعنہ کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو اور ترمذی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا اور بات لحاظ کرکے کہنا دو شاخین ہین ایمان کی اور فحش اور بدزبانی اور بے دھڑک بات کہنا دو شاخین ہین نفاق کی اور احمد اور ابو داؤد طیالسی نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آپسمین گالی گلوج کرتے ہین وہ دونون شیطان ہین کہ آپسمین جھوٹ کہتے ہین اور بیہودہ بکتے ہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو شخص آپسمین ایک دوسرے کو گالی دی

۷۲ح حف ف ا — ۷۳ح ع — ۷۴ح ع — ۷۵ح حف ف ا — ۷۶ح بیان ف ۲ — ۷۷ح ع — ۷۸ح حف ف ا

گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی جب تک دوسرا زیادہ نہ کہے انتہیٰ یعنے جسقدر ایک شخص نے بیجا بات کہی دوسرا اوتنا ہی جواب دے تو سب گناہ شروع کرنے والے پر ہوتا ہی اور جب وہ زیادہ کہے تو پھر دونون گناہ مین شریک ہو جاتے ہین امام مالک اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہون مین سے یہ بات ہی کہ آدمی اپنے مان باپ کو گالی دے لوگون نے عرض کیا کہ کوئی شخص اپنے مان باپ کو بھی گالی دیتا ہی آپ نے فرمایا کہ ہان کسی کے باپ کو گالی دے اور وہ اوسکے باپ کو گالی دے اور کسی کی مان کو گالی دے وہ اوسکی مان کو گالی دے یعنے جب اسکے گالی دینے کے سبب سے اسکے مان باپ کو گالی دی گئی تو گویا اسی نے گالی دی صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایذا دیتا ہی مجھے ابن آدم گالی دیتا ہی دہر کو اور مین دہر ہون میرے ہاتھ سب کام ہی مین اولٹ پلٹ کرتا ہون دن رات کو ف آفات و حوادث کو زمانے کی طرف نسبت کر کے زمانے کو جو برا کہتے ہین حقیقت مین یہ برا کہنا طرف پیدا کرنے والے اون آفات و حوادث کے رجوع کرتا ہی اور وہ خدائے تعالےٰ ہی اسی لیے اس حدیث قدسی مین وارد ہوا کہ اسطرح زمانے کو گالی دینا اور برا کہنا خدائے تعالےٰ کو ایذا دینا ہی مسلمان کو چاہیے کہ ایسی بات سے بچتا رہے اور صحیح بخاری مین ہی کہ گالی مت دو مُردون کو بے شک وہ پہونچ گئے اپنے کئے ہوے کامون کو یعنے مُردون کو بُرا کہنا نہ چاہیے جیسے اعمال اونھون نے کیے تھے اونھین بھگتینگے مین اگر بھلے کام کیے تھے تو تمھارا برا کہنا بہت برا ہی اور اگر برے کام کیے تھے تو عذاب مین اوسکے مبتلا ہونگے تمھارا برا کہنا اونھین فضول ہی ف فحش کہتے ہین اس بات کو کہ کھلا نام لے ایسی چیز کا جسکا چھپانا شرم ہی مثلاً آلہ بول و براز کا نام لینا ہندی مین یا مباشرت کا نام لینا ہندی مین اسی لیے ادب کی بات یہ ہی کہ یون نہ کہے جورو نے فلانی بات کہی بلکہ یون کہے گھر مین یہ بات کہی تنبیہ بری قسم گالی کی وہ ہی جسے قذف کہتے ہین کہ پارسا عورت یا مرد کو تہمت زنا کی لگائے کہ گناہ کبیرہ ہی چنانچہ حدیث شریف مین بروایت ابو داؤد و نسائی وارد ہی اور کلام اللہ مین ایسے شخص کو فاسق فرمایا ہی اور اوس پر اسی دُرّے سزا کے مقرر کیے ہین اور ساری عمر کو وہ شخص مردود الشہادت ہو جاتا ہی یعنے گواہی اوسکی کبھی قبول نہ کی جائیگی اور تفصیل اسکی مسائل کی کتب فقہ کے باب مین حد القذف مین مذکور ہی

٧٩ ح ت

٨٠ ح ایمان ف ا — بیان مین ماں باپ کو گالی دینے کے سب

٨١ ح مشکٰوۃ بخاری ف ا — بیان مردون کو برا کہنے کے سب — دوم ح — بیان تہمت زنا لگانے کے

٨٢ ح ت

اور صحیحین مین ہو جو شخص تہمت زنا کی لگاوے اپنی لونڈی یا غلام کو تو قیامت کے دن اُسکے کوڑے لگینگے

ف بموجب حکم شرع شریف کے قذف کی سزا یہ ہو کہ حاکم اَسّی کوڑے قذف کرنے والے کو مارے مگر اسمین شرط یہ ہو کہ جسکو عیب لگایا وہ آزاد ہو لونڈی غلام نہو اس سبب سے دنیا مین اپنی لونڈی غلام کے قذف کرنے والے کے کوڑے نہ لگینگے مگر قیامت مین اللہ جل جلالہ اُسکا بدلہ لیگا اور اس عیب لگانے والے کے اَسّی کوڑے لگوائیگا

فصل بارھوین بے ادبی کے بیان مین

ماں باپ سے بے ادبی کرنا گناہ کبیرہ ہو خداے تعالے نے فرمایا کہ مت کہو واسطے ماں باپ کے اُف اور مت جھڑک انھین اور کہہ واسطے اُنکے بات ادب کی ف اُف ایک کلمہ ہو کہ عرب ناخوشی کے وقت کہا کرتے ہین جیسے ہندی مین ہون اسی سبب سے مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم نے اس آیت کے ترجمے مین لفظ اُف کا ترجمہ ہون کیا ہو اور جب اتنا کلمہ کہنے سے خداے تعالے نے اپنے کلام پاک مین منع فرمایا تو اور کلمات جنمین زیادہ بے ادبی ہو اُنکو قیاس کر لینا چاہیے کہ کس قدر موجب ناراضمندی خداے تعالے کے ہونگے صحیحین مین ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماں باپ کا ناخوش کرنا بہت بڑا گناہ ہو نسائی اور دارمی نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین نجاویگا اپنے دیے پر احسان رکھنے والا اور ماں باپ کا ناخوش کرنے والا اور شرابی اور بیہقی نے ایک حدیث طویل مین روایت کی کہ شب برات کو خداے تعالے بیشمار بالون بھیڑون قبیلۂ بنی کلب کے دوزخ سے آزاد کرتا ہو ماں باپ کے ناخوش کرنے والے پر نظر رحمت نہین کرتا ف اقارب مین دادا اور چچا اور بڑا بھائی حکم باپ کا رکھتے ہین اور اسی طرح اور جو بزرگ ہین بلکہ حدیث سے مستنبط ہوتا ہو جو لوگ باپ کے دوست ہون اُنکا بھی ادب کرنا چاہیے اور اوستاد اور مرشد کا ادب بھی مثل باپ کے کرنا چاہیے بلکہ علما نے لکھا ہو کہ علم دینی کا اوستاد باپ سے مرتبہ زیادہ رکھتا ہو اسواسطے کہ باپ سبب ہوا ہو زندگانی دنیا کا اور نعماے دنیاوی کا اور اوستاد سبب ہوتا ہو زندگانی آخرت اور نعماے بہشت کا پس چاہیے کہ ان سب سے آداب کا لحاظ رکھے سوا نافرمانی کے

شعر از مصاحب توفیق ادب　بے ادب محروم ماند از لطف رب

فصل تیرھوین مدح اور خوشامد اور تفاخر کے بیان مین

بیان مدح کا

احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ مدح مین چھ آفتین ہین چار مدح کرنے والے کو اور دو ممدوح کو سو مناسب تقریر کتاب موصوف کے فقیر اس مقام کو ان چھون آفتون کو مع احادیث متعلقہ اُنکے باسند بیان کرتا ہی مدح کرنے والے کی آفتین یہ ہین ا مدح مین جھوٹ کہے اور ایسا مبالغہ کرے کہ حد سے بڑھ جاوے جھوٹ کی برائی تو معلوم ہو چکی ہی اور مبالغہ کے لیے سنو صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری تعریف مین ایسا مت بڑھو جیسا نصاری ابن مریم کی تعریف مین حد سے زیادہ گذر گئے مین تو بندہ خدا کا ہون سو کہو تم مجھے بندہ خدا کا اور پیغمبر اُسکا انتہی اسی طرح ولی کی تعریف مین ایسا مبالغہ کہ اُنھین پیغمبرون کے برابر کر دے یا پیغمبرون سے زیادہ بڑھا دے بہت برا ہی بلکہ کفر ہی اور دنیا دارون کی تعریف مین بھی حد سے بڑھنا اور جو صفت اُنمین نہو بیان کرنا نہایت قبیح ہی ۲ ریا سے تعریف کرنا کہ دل مین ممدوح کو ویسا نہ سمجھتا ہو کہ یہ کام منافق کا ہی دل مین کچھ ہو اور ظاہر مین کچھ ۳ ایسا وصف بیان کرے جسکو خوب نہ جان سکتا ہو مثلاً کہے بڑا متقی ہی بڑا زاہد ہی زہد و تقوی کا حال خوب معلوم نہین ہو سکتا ایسے ہی مدح کے باب مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ صحیحین مین ہی تم مین سے اگر کوئی خواہی نخواہی کسی کی تعریف کرے تو یون کہے کہ مین اُسے ایسا سمجھتا ہون خدا پر رکھ کے کسی کی تعریف نہ کرے یعنے ایسی باتون کا حال خدا ہی کو خوب معلوم ہوتا ہی جو یون کہا کہ فلانا متقی ہی تو گویا اُسنے وثوق سے اور علم خدا مین اُسکو متقی کہا اور یہ بات معلوم نہین اور جو یون کہیگا کہ مین اُسے متقی جانتا ہون تو اپنی دانست کی طرف نسبت کی ہان اگر ایسا وصف ہو جسکو یہ دریافت کر سکتا ہو مثلاً تہجد گذاری یا خوش نویسی تو اُسکے بیان مین مضایقہ نہین ۴ ظالم یا کافر یا فاسق کی تعریف کرے جس سے وہ خوش ہو بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مدح کی جاتی ہی فاسق کی غضب مین ہوتا ہی خدا تعالے اور عرش ہلجاتا ہی اور جب فاسق کی مدح کا یہ حال ہی تو کافر کی مدح مین زیادہ تر غضب الہی سمجھنا

حدیث مناظرہ

مدح حدیث ۸

مدح حدیث ۹

چاہیے اور ممدوح کی آفتین یہ ہین ۵ ممدوح کو عجب آوے اور تعریف کے سبب سے اپنے تئین اچھا سمجھنے لگے اور اُسکو گھمنڈ ہو جاوے اپنی خوبی کا کہ موجب ہی کمال وبال آخرت کا اسی بات کی طرف اشارہ ہی اس حدیث صحیحین مین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی آپ نے فرمایا کہ خرابی ہو تجھے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی یعنے تیری تعریف کے سبب سے اُسے گھمنڈ آویگا اور عذاب و ہلاک اُخروی اُسکو حاصل ہوگا ۲ ممدوح آیندہ کو بسبب مدح کے عمل خیر مین کوتاہی کرنے لگے مثلاً کسی طالب علم کی تعریف کرے کہ تمھاری استعداد بہت اچھی ہی اور مطالعہ خوب صاف ہی وہ یہ بات سُنکے اس خیال سے کہ استعداد ہماری تو کامل ہو گئی ہی اب ہمین بہت محنت کی حاجت نہین ہی محنت اور مطالعہ مین کوتاہی کرے مسئلہ چھہون آفتون بلا سے مدح خالی ہو تو کرنا اُسکا جائز ہی بلکہ بعضے اوقات مین ثواب ہی جب اُسپر نفع دینی مترتب ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی اکثر مدح فرمائی چنانچہ کُتب احادیث مالا مال ہین مقصود یہ تھا کہ لوگ اُنکے درجات عالیات دریافت کر کے اُنسے عقیدت و محبت رکھین اور اُنکا طریقہ اختیار کرین اور اصحاب کا حال معلوم تھا کہ اُنکو عجب گھمنڈ نہ آویگا اگر کسی طالب علم کا یہ حال معلوم ہو کہ تعریف کرنے سے اُسے گھمنڈ نہ آویگا اور محنت اور مطالعہ مین آیندہ زیادہ کوشش کریگا باین خیال کہ اوستاد ہماری محنت کی داد دیتے ہین اور ہمسے راضی ہوتے ہین تو ایسی صورت مین مدح کرنا موجب ثواب ہی **بیان خوشامد کا** خوشامد کبھی بطور مدح کے ہوتی ہی سو اُسکا حال تو اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا اور اتنا اور جان لینا چاہیے کہ ممدوح خوشامد کرنے والے کو اگرچہ سچی بات سے مدح کرتا ہو روک دے احمد اور ابو داود نے روایت کی ہی کہ وفد بنی عامر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اُنھون نے کہا کہ آپ سید ہمارے ہین یعنے سردار آپ نے فرمایا کہ سید اللہ ہی پھر اُنھون نے کہا کہ آپ بزرگی مین ہم سب سے افضل ہین اور مرتبے اور مقدور مین سب سے بڑے ہین آپ نے فرمایا تمھین اپنا مطلب کہنا ہو سو کہو اور شیطان تمھین نہ بہکا دے انتہی یا تین اُنھون نے سچی کہین تھین مگر بطور خوشامد کے کہتے تھے اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین روک دیا اور کبھی خوشامد اسطرح ہوتی ہی کہ امیرون کے پاس جا کر اُنکی جھوٹی باتون کی تصدیق کیا کرتے ہین ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ

بیان خوشامد کا

سلہ وفد اون لوگون کو کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امیرون کے پاس جاکر انکے جھوٹ کی تصدیق کرے اور انکے ظلم پر اعانت
کرے سو ایسے آدمی مجھسے نہین ہین اور مین انسے نہین ہون مجھسے انسے کچھ علاقہ نہین اور حوض کوثر پر میرے پاس وہ نہ آوینگے

بیان تفاخر کا تفاخر اسے کہتے ہین کہ اپنی تعریف کرے اور و نیز زیادتی ظاہر کرنے کو خواہ اپنے ذاتی
اوصاف بیان کرے خواہ اپنے باپ دادون اور بزرگون کی بڑائی بیان کرے سو یہ منع ہی صحیح[93] مسلم مین ہی کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالے نے وحی بھیجی ہی طرف میرے کہ تواضع یعنے عاجزی
کرو یہان تک کہ نہ فخر کرے کوئی تم مین سے کسی پر اور نہ ظلم تم مین سے کسی پر ترمذی[94] ابو داؤد نے روایت کی ہی
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا ے تعالے نے گیا تم مین سے تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا
باپ دادون سے آدمی نہین ہی مگر مسلمان متقی یا بدکار شقی سب آدمی اولاد آدم کے ہین اور آدم مٹی سے
پیدا کیے گئے یعنے ہر آدمی مین خود جو وصف پایا جاوے اسکا اعتبار ہی اگر نیک کام کرتا ہی مسلمان متقی ہی
اگر برے کام کرتا ہی بدکار شقی ہی باپ دادون سے فخر کرنا بیجا ہی اصل سب کی ایک ہی ہی حضرت آدم کی
سب اولاد ہین اور مٹی سے پیدا ہوے ہین کسی شاعر نے خوب کہا ہی **قطعہ** دوش دیدم کہ ابلہی گفت

پدر من وزیر خان بود ست	باوجودے کہ نیست معلومم	خود گرفتم کہ اینچنان بود ست
ہیچ کس دیدہ کہ گہ میخورد	کہ بعہد قدیم نان بود ست	

مسئلہ لڑائی مین دشمن کے دبانے کے لیے فخر جائز ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی
رضی اللہ عنہ اور اور اصحاب سے منقول ہی **مسئلہ** اگر اپنی تعریف بیان کرنے سے مقصود اظہار نعمت الٰہی ہو
دوسرے کی تحقیر اور اظہار اپنی بڑائی کا نسبت دوسرے شخص کے منظور نہو جائز ہی **ف** باپ دادون سے
فخر کرنے کی جو ممانعت ہی اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نسب کی کچھ حقیقت نہین ہی سید اور اشراف اور کمینے کا شرعًا
باعتبار نسب کے بے شک فرق ہی اسی لیے شرع مین باب نکاح مین کفوءیت کا اعتبار ہی اور نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
آخرت مین بھی کام آویگا صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہی منع یہی ہی کہ مسلمان کی تفاخر نسب تذلیل کرے اور یہی بیجا
کہ اپنے بزرگون کو یہ سمجھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کرین وہ ہمین بخشوا لینگے اور اس جہت سے گناہون پر دلیر ہوجاوے
جیسا کہ بعضے جاہل سادات اور پیرزادے کہتے ہین سو یہ بات کفر ہی

مشکوۃ باب ...
۳ وح مفاخرت ۶۱
۴ وح مفاخرت ۲۰
عنوان الفردوس

فصل چودھوین مباحثہ بیجا اور جدال اور جھگڑے کے بیان مین

۹۵ ح فراف ۲
۹۶ ح تیسیر

صحیح ترمذی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث بیجا مت کر اپنے بھائی سے یعنے مسلمان سے اور ہنسی مت کر اُس سے اور نہ وعدہ کر کے خلاف کر اُس سے اور بھی ترمذی[۹۶] نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ترک کرے بحث اور جھگڑے کو اور وہ باطل پر ہو بنایا جاویگا واسطے اُسکے گھر بیچ حوالی جنت کے یعنے تلے کے درجون مین اور جو شخص کہ چھوڑے بحث اور جھگڑے کو اور وہ حق پر ہو بنایا جاویگا واسطے اُسکے گھر بیچ وسط جنت کے اور جو شخص کہ اچھا ہووے خلق اُسکا بنایا جاویگا واسطے اُسکے گھر بیچ اعلیٰ جنت کے ف گناہ سے جب بخوف خدا باز رہے اسمین بھی ثواب ہوتا ہی اسلیے بحث بیجا کے چھوڑ دینے پر وعدہ جنت کا وارد ہوا اس سے کمال تاکید منع بحث کی پائی جاتی ہی لطیفہ ایک آشنا ہمارے آدمی ذہین اور تیز طبع تھے اور بحث مباحثے کا اُنھین اکثر اتفاق ہوا کرتا تھا مین نے اُنسے اس حدیث کو بیان کیا بعد اُسکے اُنکی یہ عادت ہوگئی کہ جب کوئی بحث کرنے لگتا تو وہ کہتے کہ ہمین جنت مین گھر بنوانا منظور ہی آپ ہمین معاف رکھین امام[۹۷] مالک نے اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب آدمیون سے زیادہ دشمن خدا اے تعالے کے نزدیک وہ شخص ہی جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہی ف یعنے آدمی کی عادت ہوتی ہی کہ ہر آدمی سے بات چیت مین لڑے تو اور بحث بیجا کرنے کو تیار ہوجاتا ہی اور ہر معاملہ مین جھگڑا کرتا ہی اسکے لیے آپ نے فرمایا کہ ایسے آدمی کو خدا اے تعالے بہت دشمن رکھتا ہی اور امام[۹۸] احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت کے جسپر تھی مگر جسطرح کہ دی گئی وہ جدال یعنے عادت جھگڑنے کی اور بحث کرنے کی امور دین مین مطلب یہ ہی کہ دین کی چال سلامت روی ہی سیدھی سمجھ سے دین کی باتون کو سمجھ لے اور اعتقاد کرے اور جن لوگون کی عادت امور دین مین کج بحثی کی ہوجاتی ہی ہر بات کے اوپر بحث کرتے ہین وہ گمراہ ہوجاتے ہین اور بھی ترمذی[۹۹] نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی کہ ایک بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ہم لوگ قضا و قدرت کے باب مین کچھ بحث کر رہے تھے آپ ناخوش ہوئے اور چہرہ آپ کا سرخ ہوگیا

لطیفہ
غالباً اشارۂ ذہین

۹۷ ح مشکوۃ
۹۸ ح اعتصام ف ۲
۹۹ ح تیسیر

گویا کہ انار کے دانے آپ کے چہرہ مبارک پر توڑ دیے گئے آپ نے فرمایا کہ کیا تمھین اس بات کا حکم ہوا ہی
کیا یہی پیغام مین خدا کے یہان سے تمھارے پاس لایا ہون تمسے پچھلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوے کہ وہ
دین کی باتون مین بہت جھگڑتے تھے اور پیغمبرون کے خلاف کرتے تھے ف مسئلہ تقدیر کا بہت مشکل ہی
ہر ایک کے سمجھ مین نہین آسکتا اسلیے اُسمین بحث و گفتگو کرنے سے ممانعت ہی اور مسلمان آدمی کو چاہیے
کہ جو بات خدا اور رسول نے فرمائی اُسکو سچ اعتقاد کرے جب پیغمبر صاحب کو سچا سمجھتا ہی پھر ایسے امور مین
بحث اور تنازع بیجا ہی مسئلہ اگر بحث کرنے کے سبب سے کسی مقام پر تائید دین کی ہو مثلاً کوئی کافر یا بدعقیدہ
دین کے امر مین مباحثہ کرنا چاہے تو علماے دین کو ضرور ہی کہ اُس سے مباحثہ کر کے اُسے قائل کرین
اور دلیلین حق کی ظاہر کرین اور اُسکے شبہون کا جواب دین ایسا مباحثہ فرض کفایہ ہی اور موجب
ثواب عظیم مسئلہ کسی مسئلے کی تحقیق مین واسطے اظہار حق کے جو علما مین مباحثہ ہو جیسے صحابہ اور مجتہدین مین
ہوا کرتا تھا ایسا بھی مباحثہ ثواب کی بات ہی مگر جو مباحثہ مسئلے مین براہ نفسانیت ہو اور ہر ایک کو اپنی بات کی
پیچ منظور ہو اظہار حق منظور نہو ایسا مباحثہ بڑا گناہ ہی

فصل پندرھوین کلمات کفر کے بیان مین

سب سے بڑا گناہ جو زبان سے متعلق ہی یہ ہی کہ کفر کی بات آدمی کی زبان سے نکلے کفر سب کبیرہ گناہون سے
بڑا ہی اسکا عذاب یہ ہی کہ ہمیشہ کے لیے آدمی دوزخ مین رہیگا کبھی نہ چھوٹیگا اور فقہ اور عقائد کی کتابون مین
بہت کلمات کفر لکھے ہین کہ بہ تفصیل بیان کرنا اُنکا دشوار ہی مگر ہم اس مقام پر چند مسائل بطور قواعد کلیہ کے
بیان کرتے ہین مسئلہ جس کلمے مین بے ادبی ہو اللہ تعالے کی جناب مین یا انکار ہو خداے تعالے کی صفات
کمال کا یا اثبات ہو کسی نقصان و عیب کا ایسا کلمہ یقیناً کفر ہی مسئلہ جس کلمے مین خداے تعالے کے
سات برابری پائی جاوے کسی دوسرے کی خدا کے کامون مین یا خدا کے صفات مین وہ کلمہ بھی
یقیناً کفر ہی بعضے فقیر کہتے ہین حسین تمھین بیٹا دے یا روزی دے یا تمھین خوش رکھے یہ کلمہ کفر کا ہی روزی دینا
بیٹا دینا خوش رکھنا یہ کام خداے تعالے کا ہی مسئلہ جس کلمے مین کسی طرح کی بے ادبی یا اہانت جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاوے وہ یقیناً کفر ہی بلکہ علما نے فتویٰ دیا ہی کہ ایسا شخص واجب القتل ہی

اگرچہ توبہ بھی کرے اسواسطے کہ یہ قتل اُسکا بطور حد کے ہی مسئلہ ہر پیغمبر کی جناب مین بے ادبی کرنا کفر ہی
شاعر اور نثر نویس اس بلا مین اکثر مبتلا ہین حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا نام بے محابا اُنکے قلم پر آتا ہی اور
بے ادبی سے باک نہین رکھتے سو یہ بات بے شک کفر ہی اور شعر سبب برائت نہین ہوسکتا چنانچہ اوپر ہم
لکھ چکے ہین اور کتاب شفا سے حضرت قاضی عیاض مین یہ مسئلہ بتصریح مذکور ہی مسئلہ جس کلمے سے
یہ بات پائی جاوے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات جھوٹ یا بے اصل واسطے نمایش اور
انتظام کے کہی وہ کلمہ بھی یقیناً کفر ہی ف اس بلا مین اکثر لوگ مبتلا ہین جو شرابی[۱۱] یا بے نماز یا اور
خلاف شرع کام کرنے والے فقیرون کے معتقد ہوتے ہین اور اُنکو ولی سمجھتے ہین اور کہنے لگتے ہین
کہ شرع کی راہ اور ہی اور فقیری کی راہ اور ہی سو یہ بات بے شک کفر ہی مطلب اُنکے کلام کا یہ ہی کہ ولی
ہونے مین اور خدا کے مقبول ہونے مین یہ بات ضرور نہین ہی کہ احکام پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کے
جو ظاہر مین فرمائے ہین بجالاوے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف شرابی کو جہنمی اور
ملعون اور مردود کہا ہی اور یہ لوگ اُسکو ولی اور مقبول کہتے ہین پس صاف پیغمبر صاحب صلے اللہ
علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہین شرابی[۱۲] کو مردود اور ملعون کہنے مین یہ سمجھتے ہین کہ آپ نے ایسی باتین نمایش
اور انتظام کے لیے کہدی تھین مسئلہ ایسا کلمہ جس سے قرآن شریف کی کسی آیت یا حکم یقینی کا
انکار نکلے بے شک کفر ہی اور اسی طرح جس کلمے مین بے ادبی یا اہانت قرآن مجید یا کسی آیت کی ہو
بے شک کفر ہی مسئلہ ایسا کلمہ جس سے انکار قیامت یا بہشت یا دوزخ کا یا کسی بات کا جو پیغمبر صاحب
صلے اللہ علیہ وسلم نے بالیقین فرمائی ہی نکلے بے شک کفر ہی مسئلہ جس کلمے مین اہانت جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی یا سُنت کی یا تمسخر یا استہزا کسی حکم شریعت پر پایا جاوے
بے شک کفر ہی بعضے آدمی نکاح شرعی کی مجلس کو دیکھ کے

[۱۱] مسلم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشے والی چیز حرام ہی بے شک اللہ تعالےٰ پر عہد ہی اس بات کا کہ جو شخص کوئی چیز نشے والی پیوے اُسکو پلاویگا طینۃ الخبال مین سے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا ہی آپ نے فرمایا کہ پسینا دوزخیون کا یا نچوڑ دوزخیون کا یعنے ریم وغیرہ وفضلات دوزخیون کے جو دوزخ کے چھترون مین جمع ہونگے اور بھی امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی بہشت مین نہ جاوینگے شرابی اور اقارب سے بدسلوکی کرنے والا اور تصدیق کرنے والا جادو کا یعنے وہ شخص کہ جادو کی تاثیر بالذات سمجھے یہ اعتقاد کرے کہ خدا چاہے یا نچاہے جادو مین اثر ہوتا ہی اور بھی امام احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ شرابی اگر مرجاوے یعنے بے توبہ خدا تعالیٰ کے سامنے جاویگا مانند بت پرست کے

[۱۲] ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب مین دس آدمیون کو لعنت کی ہی نچوڑنے والا اسکو جو دوسرے کے لیے شراب بناوے اور جو نچوڑوا اسکو اپنے لیے شراب بنوا وے اور پینے والا اسکو اور اٹھانے والا اسکو اور جسکی طرف اٹھائی جاوے

صاحب الفردوس [illegible]

بطور تمسخر و استہزا کہتے ہین کہ جیسے منگوالو کلمہ ہی پڑہتے بیٹہے یہ مجہل شادی کی نہین معلوم ہوتی غمی کی معلوم ہوتی ہے سو یہ کلمہ باین جہت کہ براہ استہزا سے سنت کہا جاتا ہے بیشک کفر ہے مسئلہ نقل کفر بہی بعض جائز ہے جب مقصود اسکی برائی کا بیان ہو اور رد اسکا منظور ہو نقل کفر کفر نباشد سے ایسی ہی مراد ہے اور اگر کفر کو بطور استحسان کے نقل کرے تو کفر ہے اور اگر بطور ظرافت اور ملاحت کلام کے نقل کرے تو بہی جائز نہین شفاے قاضی عیاض مین یہ مسئلہ مذکور ہے اور خیال کرنا چاہیے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے باپ کو گالی دے ہو اسکو یہ شخص بطور ظرافت و ملاحت ہرگز نقل نہ کریگا اور اگر کریگا تو بے شک اپنے باپ سے بے ادب ٹہریگا خدا تعالے کا حق باپ سے اور سب سے زیادہ ہے اور کلمات کفر اس سے بے ادبی ہین پس بے ضرورت ہرگز نقل انکی نہ چاہیے مسئلہ حرام قطعی جیسے زنا ہے یا شراب پینا یا جوا کہیلنا حلال کہنا کفر ہے تنبیہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ کفر کے برابر کوئی گناہ نہین اور حدیث شریف سے یہ بات نکلتی ہے کہ آدمی کفر کی بات ہرگز نہ کرے اگرچہ مار ڈالا جاوے یا جلا دیا جاوے اور لوگ بہتیرے کلمات کفر کے بے محابہ کہہ گذرتے ہین حالانکہ بسبب کفر کے پچہلے اعمال نیک سب باطل ہو جاتے ہین اور اگر اسی حالت پر بے توبہ مرجاوے تو ہمیشہ کے لیے جہنمی ہو مقتضاے ایمان و تعظیم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ہے کہ آدمی کلمات کفر سے بہت بچے اور خوب احتیاط رکہے کہ کوئی کلمہ ایسا زبان پر آنے نہ پاوے الحمد للہ رب العالمین کہ باب آفات اللسان ختم ہوا خدا تعالی ہمین اور سب مسلمانون کو عمل کی توفیق دے

باب دوسرا اُن گناہون کے بیان مین جو عضو خاص سے متعلق ہین

اور اس باب مین پانچ فصلین ہین

فصل اول زنا کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے ولا تقربوا الزنی انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا ترجمہ اور پاس مت جاؤ زنا کے بے شک ہے وہ بیحیائی اور بری راہ اور سورۂ فرقان مین خدا تعالی نے زنا کو ساتھ شرک اور قتل ناحق کے

ذکر فرمایا ہی اور صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین زنا کرتا ہی زنا کرنے والا جسوقت کہ زنا کرتا ہی در حالیکہ وہ مسلمان ہی یعنے زانی کا بحالت زنا ایمان نہین رہتا اور صحیح بخاری مین ایک حدیث طویل ہی جسمین ذکر اس بات کا ہی کہ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین رات کو لیگئے اور چند عجائبات دکھلائے یہ بات مذکور ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوراخ دیکھا مثل تنور کے اوپر اُسکے تنگ اور تلے اُسکے کشادہ اور تلے اُسکے آگ جلتی ہی اور کچھ مرد ننگے اور کچھ عورتین ننگی اُسمین ہین جب وہ آگ بلند ہوتی ہی وہ لوگ بھی اُس تنور مین بلند ہوتے ہین قریب نکلنے کے ہوجاتے ہین جب وہ آگ کم ہونے لگتی ہی وہ لوگ اُسکے بھیتر ہوجاتے حضرت جبرئیل اور میکائیل نے بیان کیا کہ یہ لوگ زانی مرد اور عورتین ہین یعنے حرام کار مرد اور حرام کار عورتون کو یہ عذاب ہی کہ اسطرح آگ کے تنور مین قید ہین اور آگ اُنکو اُچھالتی ہی اور پھر بھیتر گھسیٹ لاتی ہی اور طبرانی اور بزار نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین کچھ لوگ دیکھے کہ سامنے اُنکے ایک ہانڈی مین کلا گوشت پکا ہوا ہی اور دوسری ہانڈی مین خبیث گوشت ہی اور وہ لوگ کچے خبیث کو کھاتے ہین اور ستھرے پکے ہوئے کو نہین کھاتے جبرئیل نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ مرد کے پاس عورت حلال طیب ہی اور وہ کسی عورت خبیثہ کے پاس جاکے رات کو رہتا ہی صبح تک اور عورت کے پاس شوہر حلال طیب ہی اور وہ عورت کسی مرد خبیث کے پاس رہتی ہی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ شب معراج مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتین دیکھین کہ اپنی پستانون سے ٹنگی ہین اور وہ حرام کار عورتین تھین اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم مین زنا شائع ہوتا ہی اونپر بلا قحط کی پڑتی ہی اور جس قوم مین رشوت شائع ہوتی ہی وہ رعب مین مبتلا ہوتے ہین یعنے ہمیشہ خوف اور ڈر اونپر غالب رہتا ہی اور امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ جن لوگون مین زنا شائع ہوتا ہی اُنمین موت کی کثرت ہوتی ہی شعر مولانا روم کا شعر

ابر ناید از پے منع زکات	وز زنا خیزد وبا اندر جہات

۱۰ اخ کبائر ف ۱
۱۱ اخ ۔ ویاقہ
۲ اخ طب
۳ اخ طب
۴ اخ حدود
تفسیر الناصرین

موافق اسی قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہی تنبیہ بسبب زنا کا اکثر یہ جھتی ہوتی ہی کہ آدمی او باشون کی صحبت سے حرام کاری کرنے لگتا ہی اور تاخیر کرنا نکاح مین بھی سبب زنا ہوتا ہی آداب کی کتابون مین لکھا ہی کہ بارہ برس کی عمر مین لڑکی کا اور سترہ برس کی عمر مین لڑکے کا نکاح کر دے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت مین لکھا ہی کہ جسکی لڑکی بارہ برس کی ہوجاوے اور وہ نکاح نہ کر دے اور لڑکی گناہ کرے تو گناہ باپ کے ذمے ہی اور وجہ تاخیر کی یہ بات ہوتی ہی کہ مطابق سنت کے نکاح نہین کرتے خلاف شرع اخراجات کی فکر رکھتے ہین اور اس سبب سے دنیا اور آخرت دونون کی خرابی حاصل ہوتی ہی **تنبیہ ثانی** بہت جگہ یہ رسم ہی کہ بیوہ کا نکاح نہین کرتے یہ رسم کفار ہند سے مسلمانون مین آگئی ہی اور بڑے غضب کی بات یہ ہی کہ شرفا اسمین عار سمجھتے ہین حالانکہ اسکو عار سمجھنا صریح کفر ہی سواے حضرت عائشہؓ کے اور سب ازواج مطہرات دوسرے ہی نکاح مین آپ کے پاس آئین تھین اور اہلبیت مین ہمیشہ دوسرا نکاح بیبیون کا ہوتا۔ شرفا کو چاہیے کہ باہم برادری مین اجتماع کرکے اس رسم کو اوٹھادین کتنے سب ہین مگر اثر کرنے سے ہوتا ہی اور ایسی رسم کو اوٹھادے اسکو سو شہیدون کا ثواب ملے بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید جو شخص چنگل مارے میرے سنت پر نزدیک فساد امت میری کے اوسکے لیے ثواب سو شہیدون کا ہی

فصل دوم لواطت کے بیان مین

لواطت کہتے ہین دبر مین دخول کرنے کو کلام اللہ مین جابجا اس عمل شنیع کی مذمت ہی یہ عمل شنیع عادت قوم لوط علیہ السلام کی تھی خدا ے تعالیٰ نے اونکے حق مین فرمایا ہی اتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العالمین ترجمہ تم ایسا کام کرتے ہو بیحیائی کا کہ تمسے پہلے کسی عالم والے نے نہین کیا اور بھی خدا ے تعالیٰ نے فرمایا ہی اتاتون الذکران من العالمین وتذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عادون یعنے کیا آتے تم جہان کے مردون کے پاس اور چھوڑتے

جو پیدا کی ہیں تمہارے رب نے جوروئیں تمہاری بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے تجاوز کرنے والے یعنے بہت بیجا اور نجاست طبیعت کی بات ہے کہ پاک صاف طریقہ جو اللہ تعالے نے واسطے قضائے شہوت کے مقرر کیا ہے اپنی جوروؤں سے صحبت کرنا اُسکو چھوڑ کے ایسا نجس کام کرے یہ تو آدمیت کی حد سے گذر جاتا ہے اور نجاست خور جانوروں کی حد میں داخل ہوتا ہے ترمذی[۱۰۹] نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالی بنظر رحمت نہ دیکھیگا طرف اُس مرد کے جو کسی مرد یا عورت کے پاس آوے اُسکے دُبُر کی راہ سے اور رزین[۱۱۰] نے روایت کی ہے کہ ملعون ہے جو شخص قوم لوط کا عمل کرے اور امام احمد[۱۱۱] اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنی جورو کی دُبر میں کرے اور ترمذی[۱۱۲] اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم عمل قوم لوط کا کرتا ہے فاعل اور مفعول کو قتل[۱۱۳] کر ڈالو

ف لواطت کی سزا شرعاً بہت سخت ہے قتل کا بھی حکم ہے جیسے اس حدیث میں آیا ہے لیکن صاحب فتح القدیر نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک یہ حکم تب ہے کہ جبکہ عادت اس فعل شنیع کی رکھتا ہو اور نہیں تو اُسے قید کریں تا موت یا تا ظہور توبہ خالصہ جس سے یقین ہو جاوے کہ وہ پھر ایسا کام نہ کریگا اور صحابیوں کی اُسکی سزا میں اختلاف ہے بعضوں کے حکم جلانے کا دیا اور بعضوں نے اوپر دیوار ڈھانے کا اور بعضوں نے حکم دیا کہ اُس شخص کو اوندھا کرکے بلند مکان سے ڈال دیں اور اوپر سے پتھر برسا کے مار ڈالیں انتہی اور ترمذی نے باب ماجاء فی حد اللوطی میں لکھا ہے کہ امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا یہ مذہب ہے کہ اس بُرے کام کرنے والے کو سنگسار کرنا چاہیے خواہ محصن ہو خواہ نہو انتہی محصن کہتے ہیں مسلمان عاقل بالغ کو جسکا نکاح ہو گیا ہو اور وہ اپنی منکوحہ سے وطی بھی کر چکا ہو سو زنا میں رجم کے لیے شرعاً ان صفات کا ہونا شرط ہے اور لواطت میں شرط نہیں مثلاً اگر بے نکاح آدمی زنا کرے تو اُسکے تو دُرّے ہی لگیں سنگسار نہ کیا جاوے اور جو لواطت کرے تو اُن اماموں کے نزدیک سنگسار کیا جاوے اس سے بھی بکمال برا ہونا اس فعل بد کا معلوم ہوتا ہے اور ترمذی[۱۱۴] اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ مجھے خوف ہے اپنی امت پر

عمل قوم لوط کا شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کے دو معنی لکھے ہین ایک یہ کہ سب گناہون سے زیادہ اس گناہ پر عذاب کا خوف ہی دوسرے یہ کہ سب سے زیادہ اس گناہ کے واقع ہونے کا خوف ہی کہ میری امت اس گناہ مین مبتلا ہو جاویگی بہرکیف اس حدیث سے کمال تاکید بچنے کی اس گناہ سے ثابت ہوتی ہی تنبیہ اکثر آدمی اس عمل شنیع مین بسبب لونڈون کے بالخصوص خوبصورتون کے مبتلا ہو جاتے ہین چاہیے کہ تاکید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خیال کر کے اس صحبت سے محترز رہین اور دُر مختار اور اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر بشہوت[1] حرام ہی اور امام نووی نے رسالۃ البیان مین فی آداب حملۃ القرآن مین لکھا ہی کہ امرد خوبصورت کی طرف نظر مطلقاً ناجائز ہی خواہ بشہوت ہو خواہ بے شہوت اور احتیاط اسی مین ہی

فصل تیسری مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ کے بیان مین

مساحقت کہتے ہین عورت سے عورت کے باہم فعل بد کرنے کو اور جلق مشہور ہی اور وطی بہیمہ جانور سے برا کام کرنا آیہ کریمہ والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذالک فاولئک ہم العادون یعنے اور فلاح پانے والے وہ مسلمان ہین جو اپنی شرمگاہون کو محفوظ رکھتے ہین سب سے سوا جورؤن کے اور اُن عورتون کے جن کے مالک ہین کہ اُن پر ملامت نہین پھر جو کوئی ڈھونڈھے سوا اُنکے سو وہی لوگ ہین حد سے تجاوز کرنے والے یہ آیت جیسے زنا اور لواطت کو شامل ہی ان تینون عمل شنیع یعنے مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ کو بھی شامل ہی خداے تعالے نے صاف فرمایا کہ جو کوئی سوا جورو اور شرعی لونڈی کے اپنی شرمگاہ کو اور

[1] نظر بشہوت کی حقیقت اکثر اشخاص یہ سمجھتے ہین کہ اگر امرد خوبصورت کو بقصد لواطت دیکھے اور بوقت دیکھنے کے اس فعل کو جی چاہیے تو نظر بشہوت ہی حالانکہ بہتیرے اشخاص کا بسبب نفاست طبیعت کے امرد کی مباشرت کو جی نہین چاہتا اور قصد لواطت انکو نہین ہوتا ہی پھر بھی نظر اُن کی طرف امرد خوبصورت کے بشہوت ہوتی ہی امام غزالی نے نظر بشہوت اور بے شہوت کے تفرقے کے لیے خوب بات لکھی ہی اور وہ یہ ہی کہ ہر خوبصورت چیز آنکھون مین بھی اچھی معلوم ہوتی ہی مثل پھول سبزہ درخت موزون لیکن انکو دیکھ کے اس بات کو جی نہین چاہتا کہ انکا بوسہ لیجیے انپر ہاتھ پہونچایئے مساس کیجیے یا انھین چپٹا لیجیے پس اگر امرد خوبصورت کو دیکھ کر کے ایسی بات کو جی چاہتا ہی صرف صورت اسکی آنکھون مین بھلی معلوم ہو تو نظر

کسی جگہ کام مین لاوے وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہی یعنے خداے تعالے نے جو حد مقرر کردی ہی اُس سے
باہر جانے والا ہی شرح خداے تعالے نے انسان کو بحلیہ عقل و شعور آراستہ کیا ہی اور اپنا خاص بندہ
بنایا ہی اگرچہ صفات حیوانی بھی اُسمین ہین لیکن مقصود یہ ہی کہ سب کام اسطرح کرے کہ خاصون کی وضع
مناسب ہو نہ ہی حیوانیت نہ پائی جاوے اسی لیے تقاضاے شہوت جماع کی انسان کو اسطرح اجازت
ہوئی جسمین انتظام دنیا کا ہو یعنی خانہ داری کی قائم ہو اور اُسکے کو نسل چلے بندگان خدا پیدا ہون پس جن
صورتون مین کہ صورت پیدا ہونے نسل کی نہین جیسے لواطت اور مساحقت اور جلق اور وطی بہیمہ وہ
صاف شرف انسانیت کے خلاف ہین اس لیے کہ صرف تقاضاے شہوت کام حیوانون کا ہی اور زنا
مین اگرچہ محل نسل مین وطی ہوتی ہی لیکن درحقیقت وہ بھی صورت نری شہوت رانی کی ہی اسواسطے کہ
اولاد زنا ابتر رہتی ہی نسب اُسکا ثابت نہین ہوتا اور انتظام خانہ داری تو اسمین مطلق نہین ہوتا بخلاف
نکاحی عورت اور کنیز شرعی کے کہ وہان عورت سے کاروبار خانہ داری بھی مقصود ہی نری شہوت
رانی مقصود نہین اور اُسنے اولاد طیب پیدا ہوتی ہی پس مقتضاے انسانیت یہی دو طریقے ہین
اور سواان دو طریقون کے آدمیت کی حد سے باہر نکل جاتا ہی اور جلق کے لیے در مختار مین حدیث
لکھی ہی کہ ناکح الید ملعون یعنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہی نکاح سے مراد یہ ہی کہ جو کام نکاح کے
ذریعہ سے ہوتا ہی وہ ہاتھ سے نکالے اور عینی شرح کنز مین حضرت عطا سے روایت ہی کہ اُنھون نے
کہا کہ مین نے سُنا ہی کچھ لوگ محشور ہونگے اسطرح کہ اُنکے ہاتھ حاملہ ہونگے سو میری دانست مین
وہ جلق مارنے والے لوگ ہونگے اور بھی عینی مین ہی کہ حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ ایک قوم
یہ عمل کرتی تھی اُنھین خداے تعالے نے عذاب کیا اور وطی بہیمہ کے لیے ابوداؤد اور ترمذی نے

سلہ شرعاً لونڈی غلام ہونیکی یہ صورت ہی کہ مسلمان کافر حربی پر مستولی و مسلط ہو جاوے اور اُسکو اپنا تابع اور غلام کرے
خواہ جہاد مین خواہ اور طرح سے پس اولاد مسلمان کی کبھی لونڈی غلام شرعی نہین ہو سکتی اور اس ملک کے کفار حربی نہین اسلیے
کہ حربی اُس کافر کو کہتے ہین جو بادشاہ اسلام کو جزیہ نہ دیتا ہو اور یہان کے کفار جزیہ نہین دیتے پس اگر بسبب غلبہ کے یہان
کفار پر تسلط تام اور پیدا تھا اور حافظ مسلمان کو حاصل ہو جاوے یعنے جہان چاہے اُنھین لیجاوے جو تصرف چاہے اُنھون کرے
از قبیل بیع و ہبہ وغیرہ تو وہ لونڈی غلام شرعی ہو جاتے ہیں اور خریدنا بسبب ملک شرعا ایسی صورت مین نہین ہی بلکہ تسلط کا اطلاق

روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی جانور سے فعل بد کرے اُسکو مار ڈالو

ف حکم قتل کا جو آپ نے فرمایا اس سے مراد یہی ہے کہ بڑا گناہ ہے کہ مرتکب اسکا قابل قتل ہو جاتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ اس گناہ کی حد یعنے سزاے شرعی قتل ہے و لہذا چارون اماموں کے مذہب مین جو جانور سے وطی کرے اُس پر تعذیر لازم آتی ہے نہ قتل

فصل چوتھی لواحق زنا یعنے نظر اور مساس اور بوسہ اور ایسی چیزون کے بیان مین

صحیحین مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھون کا زنا نظر کرنا ہے یعنے عورت اجنبیہ کو بشہوت اور زبان کا زنا باتین کرنا ہے اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون آنکھون کا زنا نظر کرنا ہے اور دونون کانون کا زنا باتین سننا ہے اور ہاتھ کا زنا مساس کرنا ہے اور پاؤن کا زنا چلنا ہے یعنے اجنبیہ عورت کے بشہوت دیکھنے مین اور اُسکی باتین سننے مین اور اُس سے باتین کرنے مین اور مساس کرنے مین اور پاؤن سے اُسکی طرف چلنے مین زنا کا گناہ ہوتا ہے ہر عضو کو اُسکا وہ کام ہے اور ہدایہ اور عینی شرح کنز مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نظر کرے طرف خوبصورتی کسی عورت کے شہوت سے ڈالا جاویگا دونون آنکھون اُسکی مین سیسا قیامت کے دن اور بھی ہدایہ مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مس کرے ہتھیلی کسی عورت کی کہ اُسپر حلال نہین ہے رکھی جاویگی اُسکی ہتھیلی پر انگارے قیامت کے دن

ف جب نظر اور مس مین ایسا عذاب ہے تو بوسہ کہ اُن مین لذت زیادہ ہوتی ہے اور مباشرت سے بہت قریب ہے خیال کرنا چاہیے کہ اُسمین کیسا کچھ عذاب ہوگا اور آدمی آنکھ مین ایک ذرا سا تنکا پڑ جاتا ہے کتنی تکلیف ہوتی ہے خدا کی پناہ کہ سیسا گرم کر کے آنکھون مین بھرا جاوے اور ذرا چراغ سے متصل آدمی انگلی کر کے دیکھے کہ جلنے کی کیسی تکلیف ہوتی اور خیال کرے کہ جب ہاتھ پر انگارے رکھے جاوینگے تو کیسی کچھ تکلیف ہوگی مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اپنی خواہش کو اور تھوڑے سے مزے کو ایسی تکلیف شدید سے ڈر کے چھوڑ دے اور یکبارگی کسی عورت پر نگاہ پڑ جاوے تو دوسری نگاہ نہ ڈالے چنانچہ بروایت احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی مین وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

علیؓ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت کر کہ پہلی تیرے لیے ہی دوسری تیرے لیے نہین
یعنے یکایک جو نظر پڑ جاوے اُسکا مواخذہ نہین اور جو نگاہ ٹھہاویگا تو مواخذہ ہوگا فقط اور جو شخص
بعد نگاہ پڑ جانے کے آنکھین بند کر لیگا اور پھر نہ دیکھیگا اُسکو ثواب ملیگا امام احمدؒ نے روایت کی ہی
کہ جو مسلمان کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکھے پہلی بار پھر آنکھین بند کرے تو خداے تعالیٰ
پیدا کریگا اُسکے واسطے ایک ایسی عبادت کہ حلاوت اُسکی پاویگا مسئلہ جس طرح مرد کو طرف
عورت کے نظر بشہوت حرام ہی اسی طرح عورت کو بھی طرف اجنبی مرد کے نظر بشہوت حرام ہی اور
جس سے عورت کو چھپنا چاہیے اگرچہ اندھا ہو تو بھی اُس سے چھپے امام احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤدؒ نے
روایت کی ہی کہ حضرت اُم سلمہ اور میمونہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی تھین
کہ ابن مکتوم آے آپ نے فرمایا کہ اُنسے تم دونون چھپو اُم سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ تو اندھا ہی
ہمین دیکھتا نہین آپ نے فرمایا کیا تم دونون بھی اندھی ہو تم دونون اُسے دیکھتی نہین تنبیہ ناچ دیکھنا اور
مزامیر سُننا بڑا گناہ ہی اور کئی گناہ اسمین جمع ہوتے ہین اول نظر جسکے لیے حدیث مذکور ہو چکی کہ قیامت کے دن
نظر کرنے والون کی دونون آنکھون مین سیسا گرم کر کے ڈالا جائیگا دوسرے سُننا اُسکی آواز اور کلام کا کہ
بموجب حدیث کے یہ کانون کا زنا ہی اور ہاتھون کا اور زبان کا زنا بھی اُسوقت بعضے آدمیون سے
واقع ہو جاتا ہی یعنے رنڈی سے باتین کرتے ہین اُسکے بدن پر ہاتھ پہونچاتے ہین اور ناچ کی محفل مین جانے
کے لیے چلتے ہین پاؤن کا زنا بھی واقع ہو جاتا ہی اور راگ مع مزامیر سُنا جاتا ہی کہ یقیناً حرام ہی اور اکثر
احادیث سے یہ بات ثابت ہی کہ جو گناہ برملا واقع ہو وہ زیادہ موجب عذاب کا ہوتا ہی بنسبت اُس گناہ کے
کہ چھپ کر کیا جاوے برملا کرنے مین ایک بے حیائی اور گستاخی اور نڈر ہونا خداے تعالےٰ سے
پایا جاتا ہی سو یہ گناہ کیسا بڑا ہوتا ہی کہ دور دور اُسکی خبر پہونچتی ہی اور جو گناہ اس قسم کا ہو کہ بغیر اجتماع کے
نہ بن پڑے اُس گناہ کرنے والے کو اُس مجمع کے قایم کرنے کا بھی گناہ ہوتا ہی اور جو صاحب کہ مجلس
ناچ کی قایم کر کے لال رقعہ لوگون کو لکھتے ہین قدم رنجہ فرمایند و رونق محفل شوند خدا جانے اُنکی آنکھون مین
قیامت کے دن کتنا سیسا گرم کر کے ڈالا جائیگا صحیح حدیثون سے یہ بات ثابت ہی کہ جس آدمی کے سبب سے

اور اشخاص مرتکب کسی گناہ کے ہون اُسپر عذاب برابر ہر مرتکب کے علیحدہ ہوگا علاوہ اُس عذاب کے
جو اپنے ذاتی گناہ کے سبب سے اُسپر ہوگا پس جتنے آدمی ناچ کی محفل مین آکے شریک ہوتے ہین
برابر اُن آدمی کے بھی عذاب ناچ کرانے والے پر ہوگا مثلاً اگر فرض کیجے کہ پانچ سے آدمی ناچ مین شریک ہین
اور ہر ناچ دیکھنے والے کی آنکھ مین چھٹانک چھٹانک بھر سیسا گرم کرکے ڈالا جاوے تو صاحب محفل
کی آنکھ مین حساب کے رو سے پان سے چھٹانک یعنے سوا اکتیس سیر پڑیگا اور ایک خرابی ناچ مین یہ ہے
کہ بیشتر یہ سبب زنا کا ہوجاتا ہے ناچ دیکھ کر راگ سُنکر رنڈی پر طبیعت آجاتی ہے اور نوبت زنا کو پہونچ جاتی ہے
بہتیرے آدمی زنا سے محترز ہوتے ہین بسبب شرکت کے ایسی محفلون مین زنا مین مبتلا ہوجاتے ہین
سو اُسکا وبال بھی بانیان محفل پر ہوگا غرض بہت قبائح اس عمل شنیع مین ہین خداے تعالی سب مسلمانون کو
توفیق دے کہ اس سے بچین اور اطاعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سبب محبت الٰہی ہے
اختیار کرین تنبیہ ثانی لونڈون کا ناچ دیکھنا اور اونپر نظر بشہوت کرنا اور مساس کرنا اور بوسہ لینا
اسکا حال بھی ویسا ہی ہے جیسا رنڈی کا ناچ اور نظر اور بوسہ اور مساس کا بلکہ اُس سے بدتر ہے جیسا کہ
فقہ اور حدیث کی کتابون سے ثابت ہوتا ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ بعضے خاندان علم مین محفل شادی مین
رنڈی کے ناچ سے احتراز کرتے ہین اور لونڈون کا ناچ کراتے ہین خداے تعالے سب مسلمانون کو
ایسی بلا سے بچاوے اور اعمال خیر کی توفیق دے

فصل پانچوین ستر عورت کے بیان مین

چونکہ متعلق بہ زنا اجنبی کا ستر دیکھنا بھی ہے لہذا یہ فصل واسطے بیان مسائل ستر عورت کے لکھی گئی ترمذی
اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الناظر
والمنظور الیہ لعنت ہوجیو خدا کی اُس پر جو کسی کا ستر دیکھے اور اُس پر جسکا ستر دیکھا جاوے یعنے دکھلانے
والے پر لہذا آدمی کو چاہیے کہ ستر عورت سے جو مسائل متعلق ہین انکو خوب سیکھ لے تاکہ لعنت سے بچے
مسئلہ مرد کو ناف کے تلے سے گھٹنون تک ڈھکنا فرض ہے اتنے بدن کو سواے جورو
اور کنیز شرعی کے سب سے چھپاوے مسئلہ عورت کو سواے منہ اور دونون ہاتھون گٹون تک

اور دونون پانؤن کے ٹخنون تک سارے بدن کا ڈھکنا ایسے مردون سے جنکا نکاح اس سے درست ہی فرض ہی ف درمختار مین لکھا ہی کہ جوان عورت منع کیجاے مُنھ کھولنے سے مردون مین نہ اسلیے کہ مُنھ عورت ہی بلکہ واسطے خوف فتنے کے مسئلہ جس عضو کا ڈھکنا فرض ہی اگر وہ بدن سے الگ ہوجاوے تب بھی اُسکا دیکھنا جائز نہین پس عورت کو چاہیے کہ کنگھی کرنے سے جو بال الگ ہوجاتے ہین اُنکو ایسی جگہ نہ ڈالے کہ اجنبی مردون کی نظر پڑے اور مرد موے زہار مونڈ کے کسی ایسی جگہ نہ ڈالے کہ کسی کی نظر پڑے مسئلہ عورت کو محارم سے یعنے ایسے اشخاص سے جنکے ساتھ اسکا نکاح کبھی جائز نہین جیسے باپ بھائی بیٹا داماد پیٹ اور پیٹھ کا اور ناف سے تلے گھٹنون تک بدن کا ڈھکنا فرض ہی مثلاً اگر بیٹے کے سامنے مان کا سر کھلجاے یا باہین کھلجائین یا پنڈلی کھلجاوے تو کچھ مضایقہ نہین ف ہندوستان مین اکثر عورتون کا لباس ایسا ہی کہ اُسمین کچھ سر کھلا رہتا ہی باہین بھی کھل جاتی ہین سو ایسے لباس سے سوا محارم کے اور کسی کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا یا بہن کا بیٹا یا دیور یا جیٹھ عورت کو آنا جائز نہین ہی اور جو ایسا لباس ہو جس سے پیٹ اور پیٹھ بھی کھل جاوے اُس لباس سے محارم کے سامنے بھی آنا جائز نہین ہی مسئلہ لونڈی کو جو فی الحقیقت بموجب شرع کے لونڈی ہو اوتنے ہی بدن کا ڈھکنا ہر مرد سے فرض ہی جتنا ہر عورت کو اپنے محارم سے مسئلہ ہر عورت کو دوسری عورت سے ناف سے تلے گھٹنون تک بدن کا ڈھکنا فرض ہی تنبیہ اکثر عورتین سمجھتی ہین کہ عورت کو عورت سے کچھ ستر نچاہیے کہ ایک دوسرے کے سامنے نہاتی ہین یا اور اوقات مین سب بدن کو کھول دیتی ہین ہر مرد کو چاہیے کہ عورتون کو یہ مسئلہ خوب سمجھادے اور دیکھنے دکھانے والی پر لعنت کی حدیث جو اوپر گذری ہی سُنادے مسئلہ ضرورت کے اوقات مین بقدر ضرورت ستر دکھانا جائز ہی جیسے دوا کے لیے کہ بغیر دکھانے کے دوا نہوسکے یا دائی جنائی کو مسئلہ محارم کو جسقدر بدن کا دکھانا جائز ہی اُسکا چھونا بھی جائز ہی مگر اجنبیہ عورت مین یہ حکم

[1] پانؤن مین عورت کے دو روایتین ہین ایک یہ کہ چھپانا اُنکا فرض نہین دوسری یہ کہ چھپانا اُنکا فرض ہی درمختار اور ہدایے مین کتاب الصلوٰۃ پہلی روایت کو معتمد لکھا ہی لہذا وہی روایت اس رسالے مین درج ہوئی اگرچہ اکثر متقون کی کتاب الکراہیت مین روایت دوسری ہی لکھی ہی اور صاحب شرح وقایا نے یہ لکھا ہی کہ نماز مین پہلی روایت معتبر ہی اور اجنبی آدمی کے دکھانے مین دوسری روایت لیکن صاحب ہدایہ نے پہلی روایت کو کتاب الصلوٰۃ مین جو اصح لکھا ہی اُسمین کچھ تفصیل نہین لکھی ہی اور کفایہ مین اُس مقام پر جو دلیل لکھی ہی وہ بھی صاف اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ قدم مطلقاً عورت نہین وہ دلیل یہ ہی کہ عورت کو حاجت ہوتی ہی پانؤن کھولنے کی چلنے مین مُنھ ہاتھ کھولنے کی بوقت معاملے کے پس جب

نہین ہی مثلاً اُسکے مُنھ کا ہاتھ کا بے شہوت دیکھنا جائز ہی اور چھونا جائز نہین ہاں اگر پرانی بڑھیا ہو جسپر شہوت کا
احتمال ہرگز نہو تو اُسکا ہاتھ پکڑنا اور چھونا جائز ہی درمختار مسئلہ امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک
غلام بھی اجنبی ہی اُسکو اپنی بی بی کے سوا مُنھ اور ہاتھ اور پاؤن کے اور بدن دیکھنا جائز نہین مسئلہ
ہیجڑے اور خوجے کا حکم اور مردون کا سا ہی اُنسے بھی عورت کو حجاب کرنا چاہیے مسئلہ جو بہت
چھوٹا لڑکا ہو اُسکا کسی قدر بدن کا ڈھکنا فرض نہین جب ذرا بڑا ہو تو جب تک کہ قابل شہوت نہو تو صرف قبل
اور دُبر کا ڈھکنا فرض ہی پھر اور متصل بدن کا دس برس کی عمر تک پھر اُسکا حکم بالغ کا سا ہی درمختار ف
ایک حجاب ہی اور ایک ستر عورت حجاب اُسکو کہتے ہین کہ عورت ایسے شخص کے سامنے جس سے نکاح
جائز ہی مطلقاً نہ آوے اور ستر عورت اُسکو کہتے ہین کہ جس مرد سے جتنا بدن ڈھکنا فرض ہی اُسکو چھپائے
اگرچہ اُسکے سامنے آوے سو حجاب ازواج مطہرات یعنے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون پر
فرض تھا اور اور سب عورتون پر مستحب ہی اور ستر عورت سب عورتون پر فرض ہی شیخ عبدالحق دہلوی نے
اسی طرح لکھا ہی اور علما کی تحقیق سے بھی یہی پایا جاتا ہی شرفا نے اس امر مستحب کو بطور تاکید اختیار کیا
اور رسم پردہ نشینی کی علے الاطلاق عورتون پر قایم کی مگر اب ہندوستان مین ایسا طریقہ بگڑ گیا ہی کہ نہ حجاب ہا
نہ ستر عورت حجاب مین تو یہ خلل ہی کہ عورت بعضے نامحرمون کے سامنے جیسے چچا کا بیٹا ماموں کا بیٹا آتی ہی
اور حقیقت حجاب کی یہ ہی کہ کسی نامحرم کے سامنے نہ آوے اور ستر عورت مین یہ خلل ہی کہ لباس اس طرح کا
قایم ہوا ہی کہ اکثر عورتین اُس لباس سے سوا اپنے شوہر کے اور کسی کے سامنے جانیکے قابل نہین ہوتی ہین
مسلمانون کو چاہیے کہ اس باب مین احتیاط رکھین اور عورتون کو تاکید کرین کہ مطلق نامحرمون کے
سامنے نہ آئین اور جو بضرورت کسی کے سامنے آئین تو سر پا مین سارا بدن اچھی طرح چادر سے
ڈھنک کر آئین مسئلہ جو کپڑا ایسا باریک ہو جس سے تلے کا بدن نظر آوے اُسکا حکم ننگے کا سا ہی
ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ اسماء بیٹی حضرت ابی بکر کی باریک کپڑے
پہنے ہوئے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئین آپ نے مُنھ پھیر لیا اور فرمایا
کہ اے اسماء عورت جب جوان ہو جاوے تو نہین جائز ہی کہ دکھلائی دیوے اُسکے بدن مین سے کچھ مگر یہ

اور آپ نے منھ اور ہاتھون کی طرف اشارہ فرمایا انتہی شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح مین لکھا ہے کہ جس کپڑے سے بدن نظر آوے اسکا حکم ننگے کا سا ہے پس ململ کا دوپٹہ اوڑھ کے عورت نامحرم کے سامنے نہ آوے اور جو عورتین ململ کا یا کسی اور باریک کپڑے کا دوپٹہ اوڑھ کے نماز پڑھتی ہین اور سر کے بال اور بائین کپڑے کے تلے سے نظر آتی ہین اُنکی نماز نہین ہوتی مردون کو چاہیے کہ یہ مسئلہ عورتون کو بتا دین فقط +

اختتام

الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالے قبول فرماوے اور مسلمان بھائیون کو اور مؤلف کو اس سے نفع بخشے اب چند التماس کیے جاتے ہین اول یہ کہ اس رسالے مین حدیثین معتبر داخل کی گئی ہین کوئی ایسی حدیث کہ نزدیک محققین محدثین کے موضوع ہو داخل نہین کی گئی اور جو حدیث مشکوۃ شریف سے لکھی ہے اُسمین بعد ہندسہ حدیث کے کہ حاشیے پر اصطلاح مین مرقوم ہے نام باب کا لکھ کے اشارہ فصل کے لیے ہندسہ حرف ف پر لکھدیا ہے اور پورا عنوان باب کے لکھنے کی ضرورت نہ تھی لہذا عنوان مین سے ایک لفظ پر اکتفا کیا مثلاً جو حدیث باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل اول مین ہے اُسکے لیے بعد ہندسہ حدیث کے اعتصام ف۱ لکھدیا اور بیشتر باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم کی نشانی حف لکھی ہے اور احیاء العلوم کی حدیثون مین سے وہی حدیث لکھی ہے جسکی معتبری پائی گئی اور نام مخرج کا تخریج عراقی رح سے معلوم ہوا اور اُسکی نشانی ع ہے اور تیسیر الوصول سے جو حدیث لکھی اُسکی نشانی ت ہے اور مب نشانی ہے مواہب لدنیہ کی دوم یہ کہ عمل کرنا موجب مضمون اس رسالہ کے یقیناً موجب دخول جنت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے ضامن ہین پس سب مسلمان بھائیون کو چاہیے کہ برغبت تمام اسکے مضمون کو دریافت کرلین اور عمل کرین اور لوگون کو سکھاوین اور بزرگان اہل علم کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ اس رسالہ کو بسبب ہونے کے زبان اردو مین حقیر نہ سمجھین مطلب پر توجہ فرماوین کہ احادیث و مسائل فقیر نے اپنی استعداد کے موافق کمال تحقیق سے لکھے ہین پس خود بھی اس رسالے کو پڑھا کرین اور لوگون کو سُنا دین اور اپنے شاگردون کو ارشاد فرماوین کہ ہر مسجد اور ہر محلہ مین اس رسالے کے مطلب کو پڑھ کے سمجھا دین مقصود ایسے رسائل کی تالیف و تقسیم سے یہی ہے کہ مطالب عمدہ دینیہ کی خوب شہرت ہو اور علی العموم

سب مسلمانون کو نفع ہو سوم یہ کہ ایک بلاے عام عجیب یہ ہی کہ لوگ جب کوئی نصیحت کی بات اور وعید کی حدیثین آتیین سُنتے ہین اپنے طرف ہرگز خیال نہین کرتے اور لوگون کی طرف خیال کرتے ہین مثلاً غیبت بہ کثرت شائع ہی کہ کوئی آدمی ایسا نہین کہ اس بلا مین مبتلا نہو اور جب برائی غیبت کی بیان کیجاتی ہی اور کہا جاتا ہی کہ حدیث مین آیا ہی الغیبۃ اشد من الزنا یا خداے تعالے نے غیبت کرنے والے کو مردار کھانے والا گوشت مرے ہوے بھائی کا فرمایا ہی تو اکثر سُننے والے یہی کہتے ہین کہ ہان صاحب لوگ غیبت بہت کیا کرتے ہین اپنی طرف کوئی خیال نہین کرتا کہ ہم بھی غیبت کرتے ہین یا نہین بلکہ اُسی وقت اگر تذکرہ کسی شخص کا آجاوے غیبت کرنے لگین سو غرض یہ ہی کہ بوقت سُننے اس رسالے کے ہر صاحب اپنے تئین مخاطب اول اس رسالے کا سمجھین اور کوشش کرکے جو معاصی اس رسالے مین مذکور ہین اُنسے بچین چہارم یہ کہ فقیر سراپا تقصیر کے لیے دعاے خیر و حصول نعماے ظاہری و باطنی فرماوین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی حبیبہ سید الرسل و آلہ و اصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ و المنہ کہ ان دنون یہ رسالہ جامع حسنات نسخۂ مانع سئیات مفید اہل اسلام ضمان الفردوس نام مطبع جناب فیض مآب منشی نول کشور دام اقبالہ واقع کانپور مین بماہ اگست ۱۸۸۷ء چوتھی مرتبہ چھپکر طیار ہوا

قصہ حضرت بلال و قصہ حضرت دائی حلیمہ

نبوت نامہ معروف بہ حلیہ شریف

مولود شریف منظوم - از مرزا علی بہار -

مولود شریف شہید نثر - واضح خطاز مولوی غلام امام شہید

میلاد مصطفوی - بروایات امامیہ تصنیف مولوی وزیر حسن -

حدیقہ میلاد - در فضائل ولادت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ -

نسب نامہ رسول مقبول - حال بعثت سے وفات تک

تاریخ مدینہ ترجمہ جذب القلوب - ترجمہ مولوی عبد الحق بریلوی -

نور نامہ و شمائل نامہ - نور محمدی اور شمائل نبوی کا بیان ہے

خدا کی رحمت - حال پیدائش حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں

اسرار نبوت - و فضائل نبوت - و نعم البدل مولد شریف - یہ تین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین ہیں -

محامد خاتم النبیین - غزلیات محامد میں مؤلفہ مفتی امیر احمد امیر -

سرور القلوب فی ذکر المحبوب - معجزات پیغمبر کا بیان مولوی محمد تقی علی خان -

گلدستہ محسن - در محامد پیغمبر مشتمل رسائل ذیل -

۱ - مدیح خیر المرسلین ۲ - مخمس نعتیہ

۳ - مثنوی صبح تجلی ۴ - سراپاے رسول اکرم

مؤلفہ مولوی محمد محسن -

خمسہ محمدیہ - در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی نجم الدین نجم -

مجموعہ نسیم جنت قصیدہ نعتیہ و خیابان فردوس - و فضائل گل درود - مؤلفہ مولوی محمد کافی -

تسہیل الحنان ترجمہ تکمیل الایمان مصنفہ سید علی شخاص امیر -

تذکرۃ الجمعہ - فضیلت جمعہ میں مصنفہ نواب مولوی قطب الدین خان -

فلاح دارین - آداب معاشرت شرعی مؤلفہ ایضاً

موضح الحق - مسائل جزئیہ دین مؤلفہ ایضاً -

تحفۃ الزوجین - میاں بی بی کے باہمی حقوق اور اونکی معاشرت مؤلفہ ایضاً -

احکام العیدین - مؤلفہ ایضاً -

تحریم النساء - رشتہ دار ونکی کون عورتیں حلال ہیں اور کون حرام یعنی جنکی ساتھ نکاح درست نہیں شرعاً مؤلفہ مولوی قطب الدین علی خان -

رسالہ کتاب الحج - احکام حج کا بیان مصنفہ منشی محمد سید انور علی -

فضائل الشهور والصيام فی وراد اللیالی والایام مہینوں اور روزہ صیام کی فضیلت مؤلفہ مولوی محمد رمضان

سراج السالکین - ترجمہ منہاج العابدین جو مصنفہ حضرت امام غزالی ہے مترجمہ مولوی منیر -

گلدستہ کرامات - در خرق عادات و کرامات حضرت غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

رسالہ عجالہ ہادیہ - در امتناع بازی شطرنج معروف بہ رسالہ شطرنج - مؤلفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی -

گلزار جنت - نعماے جنت کا بیان مصنفہ نواب قطب الدین خان -

ترغیب الفرقان - در فضائل قرآن مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -

تاریخ مکہ معظمہ - احوال بناے کعبہ و فضائل مؤلفہ حاجی محمد فخر الدین خان -

مرج البحرین - فی فضائل الحرمین - کعبہ

اور مدینے کی بزرگیوں کا بیان۔ مؤلفہ مفتی محمد عبد الغفار۔

عقد الجواہر مسمٰی بہ **مؤید الشعرا**۔ جواز و عدم جواز شاعری کا بیان شرعی طور سے مؤلفہ عبد العزیز معروف بہ سید منظور احمد۔

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر مترجم مع درود طوسی و دعائے کمیل۔

جوشن صغیر مترجم۔

طریقہ حسنہ مصنفہ حکیم رجب علیخان مدار المہام ریاست۔

وصیت نامہ مع رسالہ **دانشمندی** تصنیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔

قصہ ماہ رمضان مصنفہ عبد اللہ خان۔

حکایات الصالحین فی حالات الصادقین مؤلفہ مولوی منظور احمد۔

اسرار المحبت تصنیف منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔

مناہج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ مصنفہ خواجہ عبد المجید دو جلدین۔

راندونکی شادی۔ یعنی شرعاً حسب رضامندی بیوہ کے اوسکی شادی کردینا درست ہے مؤلفہ مولوی عبد الرحیم دہلوی۔

مجموعہ سمجھ بوجھ و **فضائل درود تاج** و **طریقہ شغل کلمہ طیب**۔

اوراد فتحیہ مع **دعاے رقاب**۔ مترجمہ امیر کبیر ہمدانی۔

اوراد نقشبندیہ۔

شرح قصیدہ بردہ نظم مصنفہ مولوی غلام حیدر گوپاموی۔

مجموعہ اوراد مستندہ شامل اوپر سولہ رسالے کے۔

۱۔ رسالہ **مسبعات عشر** ۲۔ **اوراد فتحیہ** ۳۔ **حزب البحر** ۴۔ **حزب الاعظم** ۵۔ **دلائل الخیرات** ۶۔ **کبریت احمر** ۷۔ **ثلاثیات امام بخاری** ۸۔ **چہل حدیث** ۹۔ **قصیدہ بردہ** ۱۰۔ **حزب النصر** ۱۱۔ **حزب الوسیلۃ** ۱۲۔ **حزب التداوی** ۱۳۔ **حزب ابن العربی** ۱۴۔ **قصیدہ مضریہ** ۱۵۔ **قصیدہ منفرجہ** ۱۶۔ **استغاثات**

باعث اجتماع و اشاعت مجموعہ جناب مستجمع کمالات علوم عقلی و نقلی مولوی عبد العزیز سابق صدر الصدور حال پنشندار رئیس مچھلی شہر۔

سید الاوراد۔ مؤلفہ مولوی محمد جان عرف محتشم جان۔

گلدستہ فضائل چار یار مع فضائل اہلبیت اطہار مؤلفہ مولوی محمد تصدق حسین گجرات پوری۔

مواعظ حیدریہ۔ مصنفہ سید غلام حیدر خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ۔

مؤید القرآن۔ مصنفہ علی بخش خان صدر الصدور گورکھپور۔

مجموعہ رسائل۔ شامل پنج رسالہ۔

~~۱۔ سعادت نامہ ۲۔ منہاج العارفین~~ ۳۔ **صد پند سودمند** ۴۔ **رسالہ عبد اللہ انصاری** ۵۔ **تحفۃ الملوک و مناجات**۔ مؤلفہ مولوی محمد جمیل الدین۔

مجموعہ رسائل۔ شامل نو رسالہ ذیل۔

۱۔ **رموز العارفین** ۲۔ **فضائل نامہ** ۳۔ **شمائل نامہ** ۴۔ **آفرینش نامہ** ۵۔ **معراج نامہ** ۶۔ **اعجاز نامہ** ۷۔ **اعزاز نامہ** ۸۔ **خواب نامہ** ۹۔ **قصہ شاہ روم**۔ مؤلف مختلف۔

ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب۔ تصنیف حکیم ناصر علی۔

گلشن بیخزان۔ منظوم مقامات مذہبی مصنفہ حاجی امید علی خان۔

اعانۃ المسلمین فی امور الدین۔ مصنفہ مولوی مجید الدین